بحمدہٖ تعالیٰ

تین سو ساٹھ ۳۶۰ شعر کا مبارک قصیدہ اردو زبان

سلیس بیان جسمیں وہابیہ دیوبندیہ کے رد نفیس اقوال کفر و ضلال

کا واضح تبیان از افادات عالیہ اعلیحضرت عظیم البرکۃ رفیع الدرجۃ مجدد للمائۃ الحاضرہ

مؤید الملۃ الطاہرہ حضور پر نور مولٰنا مولوی حاجی قاری شاہ محمد احمد رضا خانصاحب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد ۱۳۳۷ھ

مع شرح ملقب بلقب تاریخی

کشف ضلال دیوبند ۱۳۳۷ھ

جسمیں وہابیہ دیوبندیہ کی کتابوں سے بحوالہ صفحہ اُن اقوال کا پتا ہے

بغور دیکھنا اور انصاف شرط ہے ورنہ اللہ کے حضور جواب دینا ہے

حسب فرمائیش

فخر الاسلام حضرت مولٰنا العلام مولوی حکیم غلام یزدانی صاحب قبلہ اعظمی دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف

بتصحیح

فاضل نوجوان مولٰنا مولوی سبحان اللہ صاحب سبحان قادری امجدی رضوی بنارسی

باہتمام

منیجر رضوی کتبخانہ مسجد بی بی جی محلہ بہاری پور بریلی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مسلمانو مسلمانو۔ اے مسلمان بھائیو۔ اے تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے فدائیو اللہ تم پر رحمت کرے اور حق سننے ماننے دوست دشمن میں فرق جاننے کی توفیق دے آمین۔

یہ سلیس اردو زبان ہلکی بحر روشن بیان میں تین سو ساٹھ شعر کا ایک مبارک قصیدہ ہے ۳۵ میں نعت والا ہے باقی میں عموماً وہابیہ اور خصوصاً دیوبندیہ کے دو سو تیس اقوال کفر وضلال کا نمونہ ہے۔ حاشیہ پر اُنکی چھپی ہوئی کتابوں سے بحوالہ صفحہ عبارات نقل کر دی ہیں۔ عام بھائیوں پر آسانی کیلیے فارسی عبارتیں ترجمہ سے لکھی ہیں جسکا جی چاہے اُن کتابوں سے ملا کر دیکھے جو بیان طالب تفصیل ہو اسکے لیے آخر میں تکمیل ہو آگے آپکا ایمان آپ بتائیں کہ اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں جن کے یہ عقیدے اور اقوال ہیں وہ اللہ و رسول کے دشمن ہیں یا دوست اُن کے دلوں میں اسلام کا مغز ہے یا پوست جو نہ دیکھے یا دیکھکر انصاف نہ کرے اُس کا حساب اللہ واحد قہار کے یہاں ہے اور جو دیکھے اور اللہ و رسول کی سچی محبت سامنے رکھکر جانچے تو بحمد اللہ تعالیٰ حق آفتاب سے زیادہ عیاں ہے فضول قصوں نا...

کی نظمیں نظر سے دیکھتے پڑھتے گھنٹے گزریں یہ بھی ایک مزہ دار نظم ہے اس میں رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخالفوں سے فیصلہ کن رزم ہے عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے زینت بزم ہے قیامت قریب ہے اللہ حسیب ہے اس کا ثواب
عظیم اور عذاب شدید ہے دین کو جھگڑا سمجھنا مسلمان کی شان سے بعید ہے تنہا یا دو
دو اطمینان سے انصاف ایمان سے دو تین بار سچے دل سے یا ایک ہی نگاہ دیکھ تو
لیجیے مگر یوں کہ صاف بات میں نہ اینچ پینچ کی حاجت نہ اللہ[1] و رسول کے مقابل کسی کی
رعایت پھر باب توفیق کھلے گا تو آپ کا ایمان خود ہی فیصلہ کرے گا ان اقوال کا کفر
وضلال ہونا خود ہی عیاں ہے متعدد بعض کا اصل قصیدے بعض کا شرح میں اجمالی بیان
ہے اور تفصیل الکوکبۃ الشہابیہ و حسام الحرمین و الامن و العلیٰ و خالص الاعتقاد وغیرہا
تصانیف حضرت مصنف مدظلہ میں نور افشاں ہے مسلمانو بدمذہبوں کو دیکھو اُن کا
بچہ بچہ اپنی گمراہیوں سے واقف ہوتا ہے یہ قصیدہ ہم خرما و ہم ثواب ذوق و وجد دونوں کا
عمدہ ذریعہ ہے اہلسنت اپنے بچوں کو حفظ کرائیں اپنے مدارس کے نصاب میں
داخل فرمائیں کہ اُن کے دلوں میں اسلام عزیز رہے اپنے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کے دوست دشمن کی تمیز رہے **اطلاع ضروری** وہابیہ عام طور پر اپنی یہ باتیں چھپاتے
اور فرعی مسائل مجلس شریف قیام گیارھویں شریف فاتحہ تیجا دسواں چالیسواں عرس
یا رسول اللہ یا علی یا غوث کہنا مزارات پر غلاف ڈالنا روشنی وغیرہ اور اُن میں جو غیر مقلد
ہیں وہ مقتدی کے فاتحہ نہ پڑھنے جہر بہ آمین رفع یدین نہ کرنے وتر کی تین تراویح کی بیس رکعتیں
ہونے وغیرہا میں چھیڑ کرتے اور بھولے مسلمان اُن کے دھوکے میں آ کر ان میں بحث کرنے
لگتے ہیں۔ بھائیو جو لوگ اللہ[2] و رسول کی عزت پر حملے کر رہے ہیں اُن کو کسی فرعی
فقہی مسئلے میں بحث کا کیا حق یہاں ایک بات اُن کے جواب کو کافی ہے اور ایک
اپنے سمجھنے کو اول یہ کہ تم لوگ پہلے اللہ و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم پر اپنا ایمان تو ٹھیک کر لو دوم یہ کہ ان مسائل میں مخالف وہ لوگ ہیں

[1] جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

[2] جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جن کے اللہ و رسول پر بہت کچھ حملے ہیں پھر اُنکی کس بات کا اعتبار و باللہ التوفیق

تنبیہ آج بفضلہ تعالیٰ کتاب مستطاب الکوکبۃ الشہابیہ کو چھپے چھبیسواں سال ہے اور حسام الحرمین شریف کو ۱۲ سال ہوئے ان میں بھی وہابیہ کے اقوال کفر و ضلال دکھائے ہیں کوکبہ شہابیہ میں صرف ستر تھے اس قصیدۂ مبارکہ نے دو سو تیس گنائے ستر کا جواب تو بحمد اللہ تعالیٰ آج تک نہ ہو سکا یہ تو اُن کے سہ چند سے بھی زائد ہیں فضل الٰہی سے امید کہ یہ دہن مخالفین میں نگلنا پتھر دیں پھر بھی اگر کوئی وہابی صاحب کچھ ہمت پر آئیں تو شرط مردانگی یہ ہے کہ پورے دو سو تیس کا جواب لائیں بعض پر کچھ لب کشائی بعض کو پشت نمائی کا حاصل یہ ہوگا کہ جن کا جواب نہ دیا وہ تسلیم ہیں ہمارا مطلب اس سے بھی حاصل اگر کسی شخص کو ہزار وجہ سے کافر یا بددین کہا جائے اور فرض کیجیے کہ وہ اُن میں سے ۹۹۹ کا جواب دے لے ایک رہ جائے تو کافر بددین ہونے کو ایک کیا کم ہے۔ **اطلاع** اقوال وہابیہ پر مندسے بوں ہیں ۱ سے ۲۳۰ تک شرح میں انہیں مندسوں کی علامت سے اُن کی عبارتوں کے حوالے اور حسب حاجت مختصر بحث ہے جہاں قدرے تفصیل درکار تھی اُسکی تکمیل ختم قصیدہ کے بعد صفحہ ۳۰ سے ذیل تکمیلات ہیں ہر ختم سے حاشیہ پر بتا دیا ہے کہ اسکے لیے فلاں تکمیل دیکھو جسے حاشیہ کا اجمال کافی نہ ہو بعونہ تعالیٰ تکمیل سے اپنی تسکین کرے اور از انجا کہ یہ مندسے تمام اقوال کیلیے ہوئے اور انکے علاوہ بھی بعض جگہ بیان معنی لفظ یا توضیح مطلب کو شرح درکار تھی یونہی غزل نعت مبارک کیلیے لہذا ان حواشی کو عہ عہ وغیرہ کی رقموں میں لکھا اور جس صفحہ پر دونوں قسم کے حاشیے ہوں وہاں رقموں کے حواشی پہلے لکھکر پھر حواشی اقوال کو شروع کیا اور انکے اول تا آخر مسلسل ہونے کے سبب پابندی صفحہ کا التزام نہ رکھا یہی شمار اقوال ہے آگے قصیدہ و شرح اور قبول و تاثیر کا مولیٰ عزوجل سے سوال ہے صدقہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وجاہت کا آمین

والحمد للہ رب العلمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و آلہ وصحبہ و ابنہ وحزبہ اجمعین۔

فقیر مصطفیٰ رضا قادری نوری غفرلہ ماہ ربیع الاول شریف ۱۳۳۷ھ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا وآلہ افضل الصلاۃ

والتحیۃ آمین والحمد للہ رب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۱ ترجمہ تمام خوبیاں اللہ کو اور سب سے افضل درود و سلام رسول اللہ پر اور اُن کے آل
و اصحاب اور ہر چاہنے والے پر اور اللہ کا سخت غضب اُنکے مخالف پر ۔ ۲ اللہ عزوجل نے شعیا علیہ الصلاۃ والسلام کو جو وحی بھیجی کہ ابن ابی حاتم و ابو نعیم نے وہب بن منبہ
کی حدیث سے روایت کی اس میں ہے ثابت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری نے گمراہی کو ہدایت جہل کو علم گمنامی کو رفعت ناشناسائی کو ناموری

قلت کو کثرت، محتاجی کو دولت، نا اتفاقی کو محبت سے بدل دیا
ناویں کتنی ڈوبتی تھیں اور کیسی ٹوٹی نیویں انکی تھیں کیسی جمیں و للہ
الحمد حمداً کثیراً ۳ علامہ شامی تلمیذ امام جلال الملۃ والدین سیوطی
رحمہما اللہ تعالیٰ نے سبل الہدیٰ والرشاد میں رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے اسمائے طیبہ میں لکھا شافی علامہ زرقانی نے شرح
مواہب لدنیہ شریف میں اسکے معنی بتائے ای المبرء من السقم
والالم والکاشف عن الامۃ کل خطب ہجم الم یعنی حضور
مرض و تکلیف سے شفا دینے والے ہیں اور امت پر سے ہر مصیبت کو
دور فرمانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ نام مبارک دلائل الخیرات
شریف میں بھی ہے مطالع المسرات میں فرمایا فھو الشافی من
الامراض یعنی حضور ہی تمام بیماریوں سے شفا دینے والے ہیں صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن عظیم میں عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے ہے
واحی الموتیٰ باذن اللہ اللہ کی اجازت سے میں مردے جلاتا ہوں
یہ چھوٹی نبضیں چلانے سے بدرجہا اعلیٰ ہے اور متعدد حدیثوں میں
ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وارد بلکہ حضور کے غلاموں
نے بارہا مردے جلائے دیکھو بہجۃ الاسرار شریف وغیرہ کتب ائمہ رحمہم
اللہ تعالیٰ ۴ الامن والعلی میں اسکی حدیثیں دیکھو کہ ایک
صحابی نے حضور سے عرض کی جس سے یہ سرکار میں حاضر ہوا کہ حضور میری
مشکلیں دور فرمادیں کتب سابقہ میں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی
اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت ہے دفاع معضلات مشکلوں کے ہٹانے
دفع کرنے والے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت سید الشہداء
حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش پر فرمایا یا حمزۃ یا کاشف الکربات
اے حمزہ اے دافع البلاء تو وہابیہ کا اسے شرک اور اسکے سبب درود
تاج کو حرام بتانا خود انکا شرک ضلال ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمیت احید لانی احید عن
امتی نار جہنم میرا نام احید ہوا کہ میں اپنی امت سے
آتش دوزخ کو دفع فرماتا ہوں اس سے زیادہ دفع بلا اور کیا
ہے وللہ الحمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وافضل الصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ
وآلہ وصحبہ ومن والاہ واشد اللعنۃ علیٰ من ناواہ

نعت انور سید اکرم — صلی اللہ علیہ وسلم

سچی بات سکھاتے یہ ہیں — سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں
ڈوبی ناویں تراتے یہ ہیں — ہلتی نیویں جماتے یہ ہیں
ٹوٹی آسیں بندھاتے یہ ہیں — چھوٹی نبضیں چلاتے یہ ہیں
جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں — روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں
قصر دنیٰ تک کسکی رسائی — جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں
اسکے نائب انکے صاحب — حق سے خلق ملاتے یہ ہیں
شافع نافع رافع دافع — کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں
شافع امت نافع خلقت — رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں
دافع یعنی حافظ و حامی — دفع بلا فرماتے یہ ہیں

ع حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مُردے جلانا ابھی گزرا اور دارمی کی صحیح حدیث میں ہے جلاء کہ رسول بھیجے فلو یا غلفا ویفتح اعینا عمیا ویسمع اذانا صما ویقیم السنۃ عوجا تمھارے پاس یہ رسول تشریف لائے کہ غلاف چڑھے دلوں کو زندہ فرمائیں اور اندھی آنکھیں انکھیاری کردیں اور بہرے کان کھول دیں اور ٹیڑھی زبانیں سیدھی کردیں قرآن عظیم میں ہے من احیاہا فکانما احیا الناس جمیعًا جس نے ایک جان کو زندہ کیا گویا اُس نے سب آدمیوں کو زندہ کیا۔ ائمہ دین فرماتے ہیں عالم جس طرح اپنی ابتدا میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محتاج تھا کہ حضور نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا۔ یونہی اپنی بقا میں حضور کا محتاج ہے کہ حضور نہ ہوں تو کچھ نہ ہو۔ اس کی نصوص کتاب سلطنۃ المصطفیٰ میں ہیں۔ انسان و حیوان کی زندگی کھیتی سے ہے کھیتی کی زندگی مینھ سے تمام مخلوق کی زندگی پانی سے اور ان سب کی اور تمام جہان کی زندگی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں حضور کی زندگی ذکر الٰہی سے ذکر الٰہی کی زندگی حضور سے کہ حضور نے تشریف لاکر اُسے احیا فرمایا مطالع المسرات میں ہے ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم روح الاکوان وحیاتہا نبی صلی اللہ تعالیٰ تمام جہان کی جان اور زندگی ہیں۔ اسی میں ہے قد اتفقت کلمۃ اولیاء اللہ علی انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر اللہ الممتد فی الاثر واحد بنسیمہا وتنمہا لہ حیاتہا تمام اولیا کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے وہ راز ہیں جو سب روحوں میں پھیلا ہوا ہے انھیں کی خوشبو سونگھ کر سب زندہ ہیں۔ ع مواہب شریف میں ہے ھو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانۃ السر وموضع نفوذ الامر فلا ینفذ امر الا منہ ولا ینقل خیر الا عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خزانہ راز الٰہی وجائے نفاذ امر ہیں کوئی حکم نافذ نہیں ہوتا مگر حضور کے دربار سے اور کوئی نعمت کسی کو نہیں ملتی مگر حضور کی سرکار سے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدارج شریف میں ہے معلوم شد کہ تصرف وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بتصریف الٰہی جل جلالہ وحکم نوالہ زمین وآسمان را شامل ست اُسی میں ہے وے ورز اوست وحکم حکم او وحکم رب العلمین نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں ہے انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لا حاکم سواہ فھو حاکم غیر محکوم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا مخلوق میں کسی کا حکم نہیں حضور حاکم کل ہیں اور جہان بھر میں کسی کے محکوم نہیں۔ ع مواہب لدنیہ وشرح محمد زرقانی میں ہے اذا رام امرا لا یکون خلافہ ولیس لذلک الامر فی الکون صارف حضور جب کوئی بات چاہتے ہیں وہی ہوتی ہے اس کا خلاف نہیں ہوتا اور حضور کے چاہے کا جہان میں کوئی پھیرنے والا نہیں یہی خاص رنگ کن ہے۔ صحیح بخاری میں ہے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سے عرض کرتی ہیں ما اری ربک الا یسارع فی ہواک میں حضور کے رب کو دیکھتی ہوں کہ حضور کی خواہش میں جلدی وشتابی کرتا ہے۔ باقی صفحہ ۷ پر

فیضِ جلیلِ خلیل سے پوچھو
آگ میں باغ کھلاتے یہ ہیں

انکے نام کے صدقے جس سے
جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں

اُسکی بخشش ان کا صدقہ
دیتا وہ ہے دلاتے یہ ہیں

انکا حکم جہاں میں نافذ
قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں

قادرِ کل کے نائب اکبر
کُن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

اُنکے ہاتھ میں ہر کنجی ہے
مالکِ کُل کہلاتے یہ ہیں

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ
ساری کثرت پاتے یہ ہیں

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم
رزق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ماتم گھر میں ایک نظر میں
شادی شادی رچاتے یہ ہیں

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں
کون بنائے بناتے یہ ہیں

لاکھوں بلائیں کروروں دشمن
کون بچائے بچاتے یہ ہیں

بندے کرتے ہیں کام غضب کے
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

نزع روح میں آسانی دیں
کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں

مرقد میں بندوں کو تھپک کر
میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں

باپ جہاں بیٹے سے بھاگے
لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

ماں جب اکلوتے کو چھوڑے
آ آ کہکے بلاتے یہ ہیں

سنکھوں بیکس رونے والے
کون چپائے چپاتے یہ ہیں

کی نسبت زرجیلی ملفاتیح سب کنجیاں انھیں عطا ہوئیں۔ الامن و العلی میں بارہ حدیثوں سے ثابت کیا ہے کہ خزانوں کی کنجیاں زمین کی کنجیاں دنیا کی کنجیاں نصرت کی کنجیاں نفع کی کنجیاں جنت کی کنجیاں نار کی کنجیاں ہر شے کی کنجیاں حضور کو عطا ہوئیں علامہ فاسی رحمہ اللہ تعالیٰ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات شریف میں نقل فرماتے ہیں کل ما ظہر فی العالم فانما یعطیہ سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی بیدہ المفاتیح فلا یخرج من الخزائن الالٰھیۃ شی الا علی یدیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو نعمت تمام عالم میں کہیں ظاہر ہوتی ہے وہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی عطا فرماتے ہیں کہ انھیں کے ہاتھ سب کنجیاں ہیں تو اللہ کے خزانوں سے کوئی چیز نہیں نکلتی مگر محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر سے بحمد اللہ کا یہی ہے در بیٹھیں اور کوئی مفر مفرجہ جو وہاں سے تمہیں آگے جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں ہے شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ میں لکھتے ہیں اللہ عزوجل زبور شریف میں فرماتا ہے امتلأت الارض من تحمید احمد وتقدیسہ وملک الارض ورقاب الامم زمین بھر گئی احمد کی حمد اور احمد کی پاکی بولنے سے احمد ساری زمین اور تمام امتوں کی گردنوں کا مالک ہوا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امام احمد و امام طحاوی کی حدیث ہے اعشی مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور میں عرض کی یا مالک الناس ودیان العرب اے تمام آدمیوں کے مالک اور عرب کو جزا سزا دینے والے حضور سے فریاد کی فرمائی شفا شریف میں ہے من لم یر نفسہ فی ملکہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یذق حلاوۃ الایمان جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا مالک نہ جانے ایمان کی حلاوت نہ چکھے گا ۔

میں تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالک کے حبیب یعنی
محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

سے نہی ظل ربوبی نور رب ہیں انھیں سے سب ہیں انھیں کا سب ہے نہیں ان کی ملک میں آسمان کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں ۔ بہجۃ الاسرار شریف میں حضرت سیدی ابو مدین شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ فرماتے ملک البدل من السماء الی الارض وملک العارف من العرش الی الفرش آسمان سے زمین تک ابدال کی ملک ہے اور عارف کی ملک عرش سے فرش تک غضب تو یہ کہ خود وہابیہ کے پیر طائفہ اسمٰعیل دہلوی کی صراط مستقیم میں

خود سجدے میں گر کر اپنی	گرتی امت اٹھاتے یہ ہیں
ننگوں بے ننگوں کا پردہ	دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں
اپنے بھرم سے ہم ہلکوں کا	پلّہ بھاری بناتے یہ ہیں
ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا	پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶ ۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں اولیا میں ایک مرتبہ اصحاب تکوین کا ہے کہ جو چیز جس وقت چاہتے ہیں فوراً موجود ہو جاتی ہے جسے کن کہا وہیں ہو گیا مطالع المسرات میں ہے قال الشیخ ابو محمد عبد الرحمن کل اسم من اسماء اللہ تعالیٰ فعال فی الکون موثر فیہ بما یناسب معناہ وللہ عباد اذا تحققوا باسمائہ تکونت لھم الاشیاء کما اخبر تعالیٰ عن نوح وعیسیٰ ونبینا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمیعا وہذا قرآنا وسنۃ وھو جار فی اتباع الرسل ایضا مما لا یعد کثرۃ امام ابو محمد عبد الرحمن نے فرمایا اللہ عزوجل کا ہر نام عالم میں اپنے معنے کے مناسب نہایت فعل کرنے والا اور اثر کے کچھ بندے ہیں کہ جب اسماء الٰہیہ کے ساتھ متحقق ہوتے ہیں اشیاء انکے لیے تکوین پاتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نوح و عیسیٰ اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما وسلم سے خبر دی جس کا ذکر قرآن و حدیث میں ہے اور یہ رسولوں کے پیروؤں میں بھی اس قدر کثرت سے جاری ہے کہ گنا نہ جائے اسی میں امام ابو العباس احمد اقلیشی کی تفسیر سے ہے قال وھیب بن الورد وکان من الابدال لو قال بسم اللہ صادقا علی جبل لزال والی ھذا اشار بعض اھل الاشارات فی قولہ بسم اللہ منک بمنزلۃ کن منہ یعنی وہیب بن ورد قدس سرہ کہ ابدال سے تھے فرماتے اگر صدق والا پہاڑ پر بسم اللہ کہے پہاڑ ٹل جائیگا اور اسی طرف بعض اولیائے کرام نے اپنے اس قول میں اشارہ فرمایا کہ عارف کا بسم اللہ کہنا خالق کے کن فرمانے کی جگہ ہے ۔ اسی میں ہے وعد الحاتمی من الکرامات اسماء التکوین اما بمعرفۃ الاسماء واما بمجرد الصدق لان بسم اللہ منک حینئذ بمنزلۃ کن منہ کما اشار الیہ بعض العارفین من اھل التکوین وھو صحیح یعنی امام محی الملۃ والدین حاتمی نے کرامات سے اشیاء موجود کرنیکے ناموں کو شمار کیا خواہ یوں کہ وہ اسم معلوم ہو جس سے شے موجود ہو جاتی ہے اُسے لیا اور معدوم شے موجود ہو گئی یا مجرد اپنے صدق سے کہ صادق کا بسم اللہ کہنا خالق کے کن فرمانے کی جگہ ہے بعض اولیائے کہ خود اصحاب تکوین سے تھے اس کی طرف اشارہ فرمایا اور یہ صحیح ہے للعہ بیہقی و ابو نعیم و حاکم وغیرہم کی احادیث میں ہے کہ توراۃ و انجیل دونوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

ہے کہ یہ بلند منصب والے تمام عالم میں تصرت کے مختار مطلق ہوتے ہیں اور انھیں یہ کہنا پہنچتا ہے کہ عرش سے فرش تک ہماری سلطنت ہے

باقی صفحہ ۸ پر

والحساب والمیزان والصراط ولا یغفلون عنہم فی موقف من المواقف بیشک سب پیشوا اولیا، وعلما اپنے اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور جب اُن کے پیرو کی روح نکلتی ہے جب منکر نکیر اُس سے سوال کرتے ہیں جب اُس کا حشر ہوتا ہے جب اُس کا نامۂ اعمال کھلتا ہے جب اُس سے حساب لیا جاتا ہے جب اُس کے عمل تلتے ہیں جب وہ صراط پر چلتا ہے ہر وقت ہر حال میں اُسکی نگہبانی کرتے ہیں اصلا کسی جگہ اُس سے غافل نہیں ہوتے نیز فرماتے ہیں جمیع الائمۃ المجتھدین یشفعون فی اتباعھم ویلاحظونھم فی شدائدھم فی الدنیا والبرزخ ویوم القیمۃ حتی یجاوزوا الصراط تمام ائمۂ مجتہدین اپنے پیروؤں کی شفاعت کرتے ہیں اور دنیا و قبر و حشر ہر جگہ سختیوں کے وقت انکی نگاہداشت فرماتے ہیں جبتک صراط سے پار نہ ہو جائیں (کہ اب سختیوں کا وقت جاتا رہا اور لاخوف علیھم ولاھم یحزنون کا زمانہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آگیا نہ اُنھیں کوئی خوف ہو نہ کچھ غم و للہ الحمد نیز فرماتے ہیں واذا کان مشائخ الصوفیۃ یلاحظون اتباعھم ومریدیھم فی جمیع الاھوال والشدائد فی الدنیا والاخرۃ فکیف بائمۃ المذاھب جب اولیا ہر ہول و سختی کے وقت اپنے پیروؤں اور مریدوں کا دنیا و آخرت میں خیال رکھتے ہیں تو ائمۂ مذاہب کا کیا کہنا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نیز فواتح الانوار القدسیہ میں ہے کل من کان متعلقا بنبی او رسول او ولی فلا بد ان یحضرہ ویأخذ بیدہ فی الشدائد جو کوئی کسی نبی یا رسول یا ولی کا متوسل ہوگا ضرور ہے کہ وہ نبی و ولی اس کی مشکلوں کے وقت تشریف لائیں گے اور اُس کی دستگیری فرمائیں گے۔ سند میں بیان کثیر و موفور اور اُن میں سے بعض حیاۃ الموات و انوار الانتباہ و فتاوئے افریقہ میں مذکور مگر کس کے لیے جو اہل ہدایت ہو ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور ۔

سلم سلم کی ڈھارس ہے
جس کو کوئی نہ کھلوا سکتا
جنکے چھپر تک نہیں اُنکے
ٹوپی جن کے نہ جھولی اُنکو
کہدو رضا سے خوش ہو خوش رہ

قطعہ

پل پر ہم کو چلاتے یہ ہیں
وہ زنجیر ہلاتے یہ ہیں
مولیٰ محل سجواتے یہ ہیں
تاج و براق دلاتے یہ ہیں
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۷) اُن سے شرک اکبر معہ صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے انما انا قاسم واللہ المعطی دینے والا اللہ ہے اور بانٹنے والا میں علما فرماتے ہیں کسی چیز کی تخصیص نہ فرمائی یعنی کوئی نعمت ہو اللہ تعالی دیتا ہے اور حضور ہی کے ہاتھ سے ملتی ہے مواہب شریف وغیرہ سے گزرا ہر نعمت حضور ہی سے ملتی ہے ۔

لہ قصیدہ بردہ شریف میں ہے ؎ یا اکرم الخلق مالی من الوذ بہ ؞ سواک عند حلول الحادث العمم ؞ اے تمام مخلوق الٰہی سے زیادہ کرم میرا کوئی نہیں جس کی میں پناہ لوں عام حادثہ اترنے کے وقت شاہ ولی اللہ صاحب کے قصیدہ اطیب النغم میں ہے اذا ما اتتنی ازمۃ مدلھمۃ ؞ تحیط بنفسی من جمیع جوانبی ؞ تطلبت حل من ناصر او مساعد ؞ الوذ بہ من خوف سوء العواقب ؞ فلست اری الا الحبیب محمدا ؞ رسول الہ الخلق جم المناقب ؞ ومعتصم المکروب فی کل غمرۃ ؞ ومنتجع الغفران من کل تائب ؞ جب مجھے سخت تاریک مصیبت پہنچتی ہے کہ ہر طرف سے میری جان کو گھیر لیتی ہے میں ڈھونڈھتا ہوں کوئی یاری دینے والا یا مدد کرنے والا ہے کہیں جس کی پناہ لوں کہ بدانجامی کا خوف دور ہو جائے اُس وقت کوئی نظر نہیں آتا مگر محمد پیارے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اللہ کے رسول بہت فضیلتوں والے ہر سختی میں مصیبت زدہ کے جائے پناہ ہیں جنکی بارگاہ سے ہر توبہ کرنیوالا اپنی مغفرت طلب کرے پھر لکھتے ہیں اس بیت میں اُس آیۂ کریمہ کی طرف اشارہ ہے کہ جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں اگر تمھاری بارگاہ میں حاضر ہو کر استغفار کریں اور اے محبوب تم اُن کی بخشش چاہو تو ضرور اللہ کو توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں ۔

لعہ حضور تو حضور امام شعرانی میزان الشریعۃ میں فرماتے ہیں ان ائمۃ الفقھاء والصوفیۃ کلھم یشفعون فی مقلدیھم ویلاحظون احدھم عند طلوع روحہ وعند سؤال منکر ونکیر لہ وعند النشر والحشر

ع بالکسر و تشدید دال یعنی باوصف ادعاے اسلام قول یا فعل کفر کا ارتکاب کرنا ع سرکار مدینہ طیبہ پر جو ناپاک لشکر یزید پلید نے بھیجا تھا اس کا خبیث افسر مسلم بن عقبہ تھا وہ ناپاکیاں وہاں کیں جنکے سننے کلیجہ کانپے۔ تین دن مسجد اقدس میں نماز نہ ہوئی منبر اطہر پر گھوڑوں کی لید اور پیشاب پڑے آخر بہت برے حالوں اپنے مقر کو گیا۔

استمداد از شاہِ رسالت	بر کبرای کفر و ردت ع
مولیٰ دین مٹاتے یہ ہیں	کفر اسلام میں لاتے یہ ہیں
تیری شان گھٹاتے یہ ہیں	رب کو عیب لگاتے یہ ہیں
رب سے الجھیں نبی سے الجھیں	کس ابلیس کے گاتے یہ ہیں
بلکہ وہ کفر ہیں انکا گرگا	پھر مسلم کہلاتے یہ ہیں
ابن عقبہ ع سے مسلم ہیں	حاشا اس کو لجاتے یہ ہیں
انکے ظلموں کی حد بھی حرم پر	شاہِ حرم تک جاتے یہ ہیں
س کتنے مذہبِ ردت ٹھہرے	فقہ و کلام میں آتے یہ ہیں
للعہ کفر کے بچے کفر کے باوا	کفر کے رشتے ناتے یہ ہیں
سب سے مضر تر ہیں یہ وہابی	سنی بنکے رجھاتے یہ ہیں
سنی و حنفی و چشتی	بن بنکر بہکاتے یہ ہیں
جتنے ضلال ہوئے ہیں ان تک	ان بھیوں کے کھلتے یہ ہیں
جو چھپر ابلیس نے چھائے	سب کے بندھن باتے یہ ہیں
حق سے حائل شبہے ڈالے	کیسی مد کے ساتے یہ ہیں
اپنی چمکتی نور الٰہی	جلتے موہنہ سے بجھاتے یہ ہیں

پیارے دفع کر اعدا کیونکر
تیرے ہوتے ساتے یہ ہیں

س حکم ارتداد فقہی و کلامی میں فرق ہے جس لفظ کے ظاہر معنی کفر ہوں تاویل کی گنجائش نہ رکھتا ہو یعنی اس کے لیے کوئی تاویل صحیح نہ ہو کہ تاویل فاسد کو یہ نہ کہیں گے کہ اس میں تاویل کی جگہ ہے فقہا اس پر تکفیر کرتے ہیں لیکن متکلمین کتنی ہی تاویل بعید ہو جبتک عرفاً حد امکان میں ہو اسے موجب احتیاط جانتے ہیں ہاں تاویل متعذر کہ حقیقۃً تاویل ہی نہیں ہوتی اسے کوئی نہ سنے گا اس پر تکفیر قطعی اجماعی ہے یہی وہ کافر ہے کہ اسکے کفر میں شک کرنا بھی کفر ہے مصرع ۶ دوم میں انھیں قسموں کی طرف اشارہ ہے تاکہ معلوم ہو کہ شعر سیر نامہ میں کفر و ردت دونوں صورتوں کو عام ہے کہ قصیدے میں دونوں قسم کے مرتدوں کا رد ہے۔ واللہ الہادی

للعہ کفر کے بچے وہ مذہب کہ خاص کفر سے پیدا ہوئے یہ صورت التزام ہے کفر کے باوا جس کا نتیجہ کفر ہے یہ لزوم ہوا کفر کے رشتے قریب کفر قصیدے میں تین قسموں پر رد ہے۔

ع ظاہر ہے کہ یہ انکا امام ہے جو نیت امام کی سو ہی پھر دیوبندیوں کے امام خاص گنگوہی صاحب کا فتاوی حصہ اول صفحہ ۶۳ و ۶۴ سوال
تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ قابل عمل نہیں یا کل صحیح ہیں الجواب بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں ۔ عہ ہر شخص اپنے کام کو
کام سمجھتا ہے نہ وہابیہ کا کام کفر کہ محبوبان خدا اس کام کے نہیں تو انھیں آپ ہی ناکارہ کہتے ہیں۔

اسمٰعیل دہلوی اور سب وہابیہ اور سارے دیوبندی[ع]

شہ کو رسل کو ملک کو جو مانے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) — اس کو خدا سے چھڑاتے یہ ہیں
چھاچھ بتا کر پھینکی نبوت — گھی توحید کا تاتے یہ ہیں
پھر اس کلمہ کفر کی تہمت — رب و رسل بیچ اٹھاتے یہ ہیں
شہ کو رسل کو اہل خدا کو — چوہڑے چمار بناتے یہ ہیں
حق سے چھوٹا ان سے اعظم — بیچ میں اور سناتے یہ ہیں
وہ سب رکھے چمار سے بدتر — ٹھاکر کس کو بناتے یہ ہیں
کا واللہ نہ شانِ خدا ہے — ذرہ سے جس کو گراتے یہ ہیں
رب کا مقابل سمجھے رسل کو — اپنا شرک بھلاتے یہ ہیں
انکی عزت حق سی جدا ہے — دونوں کی تول کراتے یہ ہیں
انکا نام دھرا ناکارے — کفر کے کام تو آتے یہ ہیں
انکے منہ میں خاک ہو کو — مٹی میں مر کے ملاتے یہ ہیں
پھر اس کفر کی تہمت شہ پر — رگڑ کر خاک اڑاتے یہ ہیں
جیسے پٹھان اور چودھری آپس — شہ کی سیادت گھٹاتے یہ ہیں
چھوٹے بڑے بھائی کا تفاوت — اپنے ہی شہر بساتے یہ ہیں
صرف بڑے بھائی کے برابر — شہ کا وقار مٹاتے یہ ہیں
چھوٹے نانا حسین و حسن کے (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) — پیش خوزہ کھلاتے یہ ہیں

سلہ تقویۃ الایمان مطبع صدیقی دہلی سنہ ۱۲۷۰ھ صفحہ ۱۲
اللہ کے سوا کسی کو نہ مان صفحہ ۸ اوروں کو ماننا محض
خبط ہے صفحہ ۶ وغیرہا اقول ہر مسلمان جانتا ہے کہ رسولوں
فرشتوں کا ماننا جزو ایمان ہے اور ان کا نہ ماننا ایسا ہی کفر ہے
جیسا اللہ عزوجل کو نہ ماننا لیکن امام وہابیہ کے دھرم میں
انھیں اور خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ماننا
محض حرام اور ہر حرام سے بدتر ہے دیکھو تکمیل اول، سلہ
صفحہ ۹ اللہ صاحب نے فرمایا کسی کو میرے سوا نہ مان غیر اللہ
تعالیٰ پر کھلا افترا سلہ صفحہ ۷ جتنے پیغمبر آئے ہیں
سو اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور
اس کے سوا کسی کو نہ مانے تمام انبیاء پر کفر کا افترا
سلہ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ پر یہ دعوی کرکے کہ کسی انبیا
اولیا کی یہ شان نہیں جو کسی کو مصیبت کے وقت پکارے
مشرک ہے صفحہ ۲۲ پر اسکے ثبوت میں کہا ہمارا جب خالق
اللہ ہے تو ہمکو چاہیے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے
ہمکو کیا کام جیسے جو ایک بادشاہ کا غلام ہو وہ اپنے کام کا
علاقہ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا کسی چوہڑے
چمار کا تو کیا ذکر سلہ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۶ میں ہے اللہ کا
حق مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق ذلیل سے ذلیل کو
دیدیا جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھدیجیے اور
یہ یقین جانیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے
چمار سے بھی ذلیل ہے اقول اللہ کو بڑے سے بڑا
کہا اور تمام مخلوقات کو ذلیل سے ذلیل تو کم سے کم بیچ میں ایک
اور چاہیے جو اللہ سے چھوٹا اور مخلوقات سے بڑا ہو اس سے
ذلیل اور ان سے معزز یہ ہے کفر دوم دیکھو تکمیل دوم، سلہ
تقویۃ الایمان صفحہ ۸ سب انبیاء انکے روبرو ذرہ ناچیز
سے کمتر ہیں یعنی چوہڑے چمار سے بھی بدتر (ازالہ مع تکمیل
سوم کی) سلہ تقویۃ الایمان صفحہ ۳ اللہ کے ہوتے ۔۔ ایسے
عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ نقصان نہیں پہنچا سکتے محض
بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت
کیجیے دیکھو تکمیل (۳۲) شہ و فہ تقویۃ الایمان صفحہ ۸۲ فرمایا (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے) بھلا تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے یعنی میں بھی ایکدن مر کر مٹی میں ملنے
والا ہوں کفر بکا اور یعنی لگا کر حضور پر افترا (دیکھو تکمیل ۵) سلہ تقویۃ الایمان صفحہ ۸۰ و ۸۷ جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار (باقی صفحہ ۱۱)

بقیہ حاشیہ صفحہ (۱۰) اس طرح سے ہمارے پیغمبر سارے جہان کے سردار ہیں بادشاہ تو بادشاہ ایک کانگڑ کو کہو تو اسکی توہین ہو یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر ہے ۱۸ تقویۃ الایمان صفحہ ۸۱ انکو اللہ تعالیٰ نے بڑائی دی وہ بڑے بھائی ہوئے ہم چھوٹے صفحہ ۸۰ سو بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے کیسی کھلی توہین ہے باپ کے برابر بھی نہ رکھا۔

حکم ادب میں چچا زہرا کے / قاتلہم نے جانتے یہ ہیں
وہ جن پر ماں باپ تصدق / بھائی ان کو بناتے یہ ہیں
طالبی عباسی تو نہیں کیا / زیر ابولہب آتے یہ ہیں
شہ کی ثنا۔ مدح ہاشم سے / کم ہو یہ للچاتے یہ ہیں
ذوق رسالت میں نہیں کچھ / جملہ خصائص ڈھاتے یہ ہیں
اسرار و بیت ختم نبوت / سب کو عدم میں سلاتے یہ ہیں
ایک تو شہ پر یہ تہمت پھر / حکم میں حصر بڑھاتے یہ ہیں
واقف ہیں احکام سے باقی / سارے فضل گھٹاتے یہ ہیں
کل اعجاز تمام محاسن / سب پہ لا کھنچواتے یہ ہیں
یہ بہتان بھی شہ پر رکھا / کتنا حق کو ستاتے یہ ہیں
یؤذون اللہ و رسولہ / دین کو کیا کلپاتے یہ ہیں
ایسوں کو جو اعدا کہیں ہی / آج نہیں کل پاتے یہ ہیں
معجزہ امیت شہ سے / پیر کا جہل ملاتے یہ ہیں
شہ کے حکم پہ چلنے میں بھی / شرک کی ہنڈی پٹاتے یہ ہیں
ورد کلمہ طیب پر بھی / شرک کا موہنہ پھیلاتے یہ ہیں
اتنا جلتے ہیں نام شہ سے / کلمے سے کنیاتے یہ ہیں
دم میں کروروں ہمسر شہ ہوں / ایسی شین دھراتے یہ ہیں

۱۳ حضور کا کوئی حقیقی بھائی نہ تھا حضرت حمزہ نے اولاد ذکور نہ چھوڑی دوسرا بیٹا امام الوہابیہ کا حضرت عباس یا ابو طالب کی اولاد سے بھی نہ ہونا ظاہر تو کیا ابو لہب کے بیٹے بنکر چھوٹے بھائی بننے کی گستاخی کرتے ہیں ۱۴ قرآن عظیم میں ہے بیشک جو اللہ و رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے انہیں دنیا و آخرت میں لعنت کی اور ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

۱۵ تقویۃ الایمان صفحہ ۵ جو شرک کی تعریف ہو سوئی کرو اس میں بھی اختصاص نہ کرو ۱۶ تا ۱۸ تقویۃ الایمان صفحہ ۸۳ پیغمبر خدا نے فرمایا یہی کہو کہ اللہ کا بندہ ہوں اور

رسول بھی جو خوبیاں اور کمالات اللہ نے مجھے بخشے سب رسول کہہ دینے میں آجاتے ہیں۔ یہ حضور کے سب فضائل خاصہ سے کفر ہے (دیکھو تکمیل ۶) ۱۷ یعنی کمتر اس کفر کا افترا بھی حضور پر رکھا ۱۸ اقول حدیث میں اتنا تھا کہ اللہ کا بندہ اور رسول کہو ترجمہ میں گڑھا کہ یہی کہو یہ حضور پر افترا ہی جب تو کیسے کہ حضور میں رسالت کے سوا کوئی خوبی نہیں ۱۹ تا ۲۱ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۹ ان میں بڑائی یہی ہے کہ اللہ کی راہ بتاتے ہیں اور برے بھلے کاموں سے واقف ہیں اقول اس کفر نے معجزہ درکنار رسالت بھی اڑا دی (دیکھو تکمیل ۷) ۲۲ تقویۃ الایمان صفحہ ۸۹ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اس کفر کا افترا کر سب لوگوں سے امتیاز مجھکو یہی ہے کہ اللہ کے احکام سے میں واقف ہوں اور لوگ غافل اقول اب ہدایت بھی گئی نری احکام دانی رہگئی (دیکھو تکمیل ۸) ۲۳ صراط مستقیم اسمٰعیل دہلوی مطبع ضیائی ۱۳۵ دیباچہ ہے پیر کو وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہیں لہذا نا خواندہ رہے یہ گمراہی ہے (دیکھو تکمیل ۹) ۲۴ تقویۃ الایمان صفحہ ۲۴ و ۲۵ اٹھانے بیٹھنے میں اسکے حکم پر چلنا جس چیز کے برتنے کو

فرمایا برتنا جو منع کیا اس سے دور رہنا اس قسم کی چیزیں اللہ نے اپنی تعظیم کیواسطے بنائی ہیں جو کسی انبیا و اولیا کی اس قسم کی تعظیم کرے مشرک ہے یہ قرآن کا رد اور رسالت کا انکار ہے (دیکھو تکمیل ۱۰) ۲۵ تقویۃ الایمان صفحہ ۴۳ نام جپنا انہیں کاموں سے ہے کہ اللہ نے خاص اپنی تعظیم کے ٹھہرائے ہیں جو کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے اقول کلمہ طیبہ کے ورد میں حضور کا نام جپنا ہی ہے لہذا اسکے نزدیک شرک (دیکھو تکمیل ۱۱) ۲۶ تقویۃ الایمان صفحہ ۳ اسکی شان یہ ہے کہ ایک آن میں جو چاہے تو کروڑوں نبی محمد کے برابر پیدا کر ڈالے یہ صاف توہین کلمہ کفر ہے (دیکھو تکمیل ۱۲)

(۲۷) اسمٰعیل دہلوی رسالہ منصب امامت صفحہ ۱۳ منقول فتاوی گنگوہی حصہ ۲ صفحہ ۴۴ بہت چیزیں کہ مقبولوں کی معجزہ گنی جاتی ہیں ویسی بلکہ قوت و کمال میں اُنسے بڑھکر جادوگر اور طلسمات والے کر سکتے ہیں (اس کفر کے رد کو تکمیل ۱۲ ہی) مسلمانو کیا تمہارا یہی اعتقاد ہے...... کہ جادوگر معجزے سے بڑھکر دکھا سکتے ہیں (۲۸) ایضاً صفحہ مذکورہ معجزہ یوں ہوتا ہے کہ حق تعالی خود ایک تصرف عجیب کرتا ہے نہ یہ کہ معجزہ دکھانیکی قدرت نبی کو دے اور اُسے اسکے اظہار کا حکم کرے صفحہ ۴۲ جو یہ سمجھے کہ حق تعالی نے انبیا کو تصرف کی قدرت دی وہ بیشک کافر و مشرک ہے یہ صراحۃً قرآن عظیم کا انکار ہے (اس کفر و شرک کے رد کو تکمیل ۱۴) (۲۹) تقویۃ الایمان صفحہ ۳۰ امیر کی وجاہت کے سبب اسکی سفارش قبول کی اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی جو کسی نبی کو اس قسم کا شفیع سمجھے وہ اصل مشرک ہے (اس گمراہی کا رد تکمیل ۱۵) مسلمانو کیا تم اپنے نبی کو اللہ کے یہاں اتنا وجاہت والا نہیں جانتے کہ انکی وجاہت وجہ قبول شفاعت ہو سکے (۳۰) تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ محبت کے سبب سفارش قبول کرلی اس قسم کی شفاعت بھی اُس دربار میں کسی طرح ممکن نہیں جو کسی کو اس قسم کا شفیع سمجھے ویسا ہی مشرک ہے (اس ضلالت کا رد تکمیل ۱۶) مسلمانو کیا تمہارے نبی اللہ کے محبوب نہیں کیا انکی محبوبیت وجہ قبول شفاعت نہیں (۳۱) اسکے بیان کو تکمیل ۱۷ (۳۲) تقویۃ الایمان صفحہ ۳۹ و ۴۰ جسکو چاہیگا اپنے حکم سے شفیع بنا دیگا ہمارے دیہاتی ہمارے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم شفاعت کیلیے متعین ہیں نہ انھیں کو چاہا اور اُنھیں کو چاہے گا اور سب نفسی نفسی کہیں گے اور یہ ابتدائی (اسی رد دیکھو تکمیل ۱۸) (۳۳) تقویۃ الایمان صفحہ ۴۴ اے فاطمہ بچا تو اپنی جان کو آگ سے کام نہ آونگا میں تیرے اللہ کے ہاں کچھ پیغمبر نے سب کو اپنی بیٹی تک کھولکر سنا دیا کہ اللہ کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت نہیں کر سکتا صفحہ ۴۴ میں آپ ہی کو ڈرتا ہوں دوسرے کو کیا بچا سکوں. مسلمانو کیا تمہارا بھی یہی اعتقاد ہے کہ حضور اپنی صاحبزادی کو بھی نہیں بچا سکتے وہ آپ ہی کو ڈر رہے ہیں اور کو کیا بچا سکیں (رد باقی تکمیل ۱۹) (۳۴) تقویۃ الایمان صفحہ ۳ ان باتوں میں سب بندے بڑے اور چھوٹے برابر ہیں عاجز اور بے اختیار نعت شریف کی شرح میں اقوال اکابر گزرے دیکھو مسلمانوں کا کیا اعتقاد ہے اور اس کا کیا (اور رد دیکھو تکمیل ۲۰) (۳۵) تقویۃ الایمان صفحہ ۴۳ ان باتوں میں سب چھوٹے ہوں یا بڑے یکساں بے خبر اور نادان مسلمانو کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور ہر جاہل کافر کو برابر کا ناداں کہنا مسلمانوں کا کام ہے (اور رد دیکھو تکمیل ۲۰) (۳۶) تقویۃ الایمان صفحہ ۲۵ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں صفحہ ۲۵ کسی کام میں نہ بالفعل انکو دخل ہے نہ اسکی طاقت رکھتے ہیں کچھ فائدہ نقصان نہیں پہنچا سکتے نکارے یہ نرے [illegible]

معجزے سے بہتیرے جادو (۲۷) — اکمل و اقوی گاتے یہ ہیں
ساحر قادر لیکن شہ کو (۲۸) — پتھر محض بناتے یہ ہیں
شہ کی وجاہت شہ کی محبت (۲۹) (۳۰) — زہر کہاں نہیں کھاتے یہ ہیں
اصل شفاعت شہ سے ہیں کافر (۳۱) — نام کو لفظ دکھاتے یہ ہیں
اُسمیں بھی تخصیص انکی نہیں کچھ (۳۲) — مہمل گول گھماتے یہ ہیں
بیٹی تک کے نہ کام آئیں گے (۳۳) — بیقدری یہ سناتے یہ ہیں
معنی رب سے نہ ہو سکنے کو — کیا معنے پہناتے یہ ہیں
اُنکے کام نہ آئیں گے بیشک — جب تو جہنم جاتے یہ ہیں
جگ بیتی سے کیا مطلب ہے — اپنی بیتی سناتے یہ ہیں
سب کے برابر عاجز و ناداں (۳۴) (۳۵) — کار جہاں میں بناتے یہ ہیں
جنکا چاہا خدا کا چاہا (۳۶) — اُنکا چاہا مٹاتے یہ ہیں
نائب اکبر قادر کل کو — پتھر کا ٹھہراتے یہ ہیں
پتھر سے بھی بدتر لاشے — محض یہ ٹھیکا کھاتے یہ ہیں
کیا ہر بار نبی و ولی سے — شیطان بھوت ملاتے یہ ہیں
جو آیات بتوں میں ہیں انکو — محبوبوں پہ جاتے یہ ہیں
انکو نبی بت بھوت ہیں یکساں — یہ توحید نہ جاتے یہ ہیں
شان جلال حبیب حق کو — سلب حواس بناتے یہ ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲) بلکہ اللہ کی بھی توہین ہے (دیکھو تکمیل ۲۲) ۳۰ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۳ پر اللہ تعالیٰ کا حق بتلایا نفع نقصان کی امید اُسی سے رکھنا چاہیے ۔۔ معاملہ اور رسے کرنا شرک ہے اقول پتھر سے بھی نفع کی امید نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے تیمم کے کام آئیگا جو غضب الٰہی دیکھا سر پر گرا تو درد کریگا انبیا اولیا پتھر سے بھی گئے گزرے (اور دیکھو تکمیل ۲۴) ۳۱ تقویۃ الایمان صفحہ ۷ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا اس گستاخی کے رد میں تکمیل ۲۴ ہے ۳۲ یہ ساری کتاب

حمد کرے حق مدحِ نبی سے ۔ قدح سے قدر بڑھاتے یہ ہیں
اُنکی ہی شانِ خدا بڑھتی ہے ۔ جتنا نبی کو گراتے یہ ہیں
ہیبت دیتا ہے رسل کو تسلط ۔ بے قابو ٹھہراتے یہ ہیں
ان کے حضور قیامِ ادب کو ۔ شرک بجون میں بٹھاتے یہ ہیں
طیبہ کے جنگل کے ادب پر ۔ کیا زنجیریں تڑاتے یہ ہیں
خود فرمانِ رسول اللہ پر ۔ حکمِ شرک چڑھاتے یہ ہیں
اِنْ ہُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۔ دیکھو کہاں چھلکاتے یہ ہیں
ان کے تبرک آبِ مدینہ ۔ شرک میں ڈوبے جاتے یہ ہیں
ان کو سفر طیبہ کا سفر ہے ۔ اُس پر ادب کیا لگاتے یہ ہیں
پھر تو جھگڑا ورنہ شرک ۔ کیا تہذیب جگاتے یہ ہیں
یہ ہے رسول اللہ کی عزت ۔ پھر اسلام رکھاتے یہ ہیں
اُن کا خیال نماز میں آنا ۔ درجوں خر سے گراتے یہ ہیں
لعنت حق ہو لعینِ رسل ہو ۔ کیسی دو رنگ سناتے یہ ہیں
سورۂ فاتحہ اور تشہد ۔ شرک اندھن میں دھنساتے یہ ہیں
بیل گدھے کی یاد میں ڈوبیں ۔ اسکو سہل بتاتے یہ ہیں
لیکن یادِ رسول اللہ پہ ۔ شرک کی فوج چڑھاتے یہ ہیں
خر سے تو ان کو خیر ہی پہنچی ۔ خار توشہ سے کھاتے یہ ہیں

ہی اسی کھلی ہے حکم لگانے میں نبی ولی شیطان پری بھوت سب کو ملاتا ہے جیسا ہیں تکمیل ۲۵ میں دیکھو ۳۳ اسکے بیان کو تکمیل ۲۶ ہے ۳۴ تقویۃ الایمان صفحہ ۵ مارے دہشت کے بیحواس ہو گئے (دیکھو تکمیل ۲۷) ۳۵ قرآن کریم اول تا آخر تلاوت کیجیے اور ساری تقویۃ الایمان دیکھیے کھل جائیگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں کی مدح سے اپنی حمد فرماتا ہے اور یہ محبوبوں کی مذمت کو خدا کی تعریف ٹھہراتا ہے (اس کا بیان تکمیل ۲۸ میں ہے) ۳۶ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۰ کسی کو کسی کے قابو میں نہیں دیتا اقول یہ اللہ پر کذب کے علاوہ آیتوں کی تکذیب ہے رد دیکھو تکمیل ۲۹) ۳۷ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۲ جو پیغمبر کو سجدہ کرے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو اس پر شرک ثابت ہے صفحہ ۵۲ کسی کی محض تعظیم کے واسطے اس کے روبرو ادب سے کھڑے رہنا انہیں کاموں سے ہے کہ اللہ نے اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرا لیے ہیں یہ اللہ پر افترا ہے (دیکھو تکمیل ۳۰) ۳۸ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۲ جو وہاں کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اس پر شرک ثابت ہے شرک ہر ایک کو شرک جانتا ہے مسلمان کے دل سے پوچھیے کہ اس پاک مبارک جنگل کا ادب کیسا ہے ۳۹ تقویۃ الایمان صفحہ ۸ اس کے جنگل کا ادب کرنا وہاں شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ اکھاڑنا اور اسی قسم کے کام کرنے اور ان سے کچھ دین و دنیا کے فائدہ کی توقع رکھنی یہ سب شرک کی باتیں ہیں یہاں چھانٹ کر اس مقدس جنگل کے ان ادبوں کو شرک کہا جو بالتصریح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں (دیکھو تکمیل ۳۱) اقول اور جب تیرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی سے کسی فائدے کی امید رکھنے والا مشرک ہے پھر تعظیم مدینہ سے امید کا کیا ذکر ۴۰ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۲ اسکے کوئیں کے پانی کو تبرک سمجھ کر پینا بدن پر ڈالنا آپس میں بانٹنا غائبوں کے واسطے لیجانا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے واسطے بتائے ہیں جو کسی پیغمبر کو کرے اس پر شرک ثابت ہے اقول اللہ پر افترا کیا اور سلف سے ابتک تمام مسلمانوں کو مشرک کہا

(دیکھو تکمیل ۳۲) ۴۱ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ جو کسی پیغمبر یا بھوت کی قبر یا مکان میں دور سے قصد کر کے جاوے اس پر شرک ثابت ہے صحابہ سے ابتک تمام مسلمان مشرک ٹھہرے خصوصاً گنگوہی صاحب کہ ہماری شرک ٹھہرا دیے (دیکھو تکمیل ۳۳) ۴۲ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۲ اس کے گھر دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ... میں نامعقول باتیں کرنے سے پھٹا تمام عبادت کریں جو کسی پیغمبر یا بھوت کو کرے اس پر شرک ثابت ہے اقول ۴۳ تمام صحابہ کرام و اولیا و علما ربانی (بقیہ)

ع٥ شفا شریف میں حدیث ہے رب عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا جعلتك ذکرا من ذکری فمن ذکرك فقد ذکرنی میں نے تمہیں اپنی یاد سے ایک یاد بنایا تو جس نے تمہیں یاد کیا اُس نے مجھے یاد کیا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳) وصلی اسب مشرک کر دیے کہ رستوں میں نامعقول باتوں سے بچتے تھے تا نبیا راہ مدینہ طیبہ میں نامعقول باتیں

متعلق نفی قرآن مجید

ختم جنھوں نے نبوت کر دی — جسپر دل ہمکاتے یہ ہیں
یادِ محمد[ع٥] یادِ خدا ہے — کسکو خر سے گھٹاتے یہ ہیں
انکو گدھے کا ذکر ہی روزی — جسکی شان بڑھاتے یہ ہیں
ہمکو ذکر حبیب جسے یوں — آگ سمجھ کے بجھاتے یہ ہیں
غیر نبی کو[ع٥٣] وحی و عصمت[ع٥٤] — مان کے بیخ جماتے یہ ہیں
کاہے کی بیخ نبی بننے کی — جسپر جان گنواتے یہ ہیں
سلب[ع٥٥] قرآن جائز کہکر — اُسکو حدوث میں لاتے یہ ہیں
قرآن وجہ[ع٥٦] ہدایت کب ہے — محض الزام ہی لگاتے یہ ہیں
منصب[ع٥٧] فہم نکات قرآن — ہر گیدی کو دلاتے یہ ہیں
پھر اس[ع٥٨] کذب جلی کی تہمت — خود قرآن پر اُٹھاتے یہ ہیں
خود[ع٥٩] کہے قرآن ما یعقلها — امی فہم بتاتے یہ ہیں
بے[ع٦٠] سمجھائے نہ سمجھے صحابہ — اپنی ٹانگ اڑاتے یہ ہیں
حق کے بیاں کی نبی کو حاجت — پیٹ سے خواندے آتے یہ ہیں
قرآن مرتے کا ہے تبیان — صفر نبی کو بتاتے یہ ہیں
معطی علم ہے سرور عالم — اُن سے الگ کتراتے یہ ہیں
حق نے یعلمهم فرمایا — خود فہمید سناتے یہ ہیں
فی الامیین یا ہے ان کو — وہ تعلیم بھلاتے یہ ہیں

کرنا جز ایمان ہوا گر کرے تو مشرک (باقی تکمیل ۳۴)

ع٥٠ اسمعیل دہلوی کی صراط مستقیم صفحہ ۹۵ نماز میں

پیر اور اسکے مانند بزرگوں کی طرف خیال لیجانا اگرچہ جناب

رسالت مآب ہوں کتنے ہی درجوں اپنے بیل اور

گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ کون

مسلمان ہے کہ اس قول کفر پر سنتے ہی لعنت نہ کرے

اس کے کفروں کا قاہر بیان کوکبہ شہابیہ میں صفحہ ۲۳

سے آخر صفحہ ۴ تک دیکھیے (اور تکمیل ۳۵) ع٥١

ع٥٢ اقول ظاہر ہے کہ التحیات و التحیات دونوں

میں حضور کا خیال عظمت سے لانا ہے تو یہ شرک خود

شریعت نے نماز میں واجب کیے (دیکھو تکمیل ۳۶)

ع٥٣ صراط مستقیم صفحہ ۳۰ بعض ہو لیا تو احکام

شرعیہ بے وساطت انبیا بھی پہنچتے ہیں احکام

شرعیہ میں انپر وحی آتی ہے وہ ایک طرح تقلید نبی کی

آزاد ہو کر احکام شرعیہ میں خود محقق ہوتے ہیں وہ

انبیا کے ہم استاد ہیں تحقیقی علم دیتی ہے جو انھیں اپنی

وحی باطنی سے ملتا ہے وہ جو انبیا سے بلا تقلید ہی ہے

وہ علم میں انبیا کی برابر ہوتے ہیں ان کفریات پر

ہر مسلمان نفریں کریگا (۱) کیا غیر نبی پر احکام شرعیہ

کی وحی آئیگی (۲) کیا وہ تقلید نبی سے آزاد ہو سکتا

ہے (۳) کیا وہ نبی کے برابر ہو سکتا ہے (۴) کیا اسکا

اپنا علم نبی کے علم سے زیادہ وثوق کا ہے انکا رد کوکبہ شہابیہ

میں صفحہ ۱۲ سے صفحہ ۲۴ تک ملاحظہ ہو ع٥٤ یہیں کہا

بالضرورۃ ان ولیوں کو ایک محافظت دیتے ہیں کہ

محافظت انبیا کے مثل ہوتی ہے جس کا نام عصمت

ہے جب انبیا کی طرح معصوم بھی ہوئے اور احکام شرعیہ

کی وحی بھی آئی اور ان میں تقلید انبیا کے پابند بھی نہ

ہوئے پھر نبی بلکہ مستقل رسول ہونے میں کیا رہ گیا

یہ صریح کفر ہے یہ ساری ہوس نبی بننے کی تھی جس کا مشن

بیان الکوکبۃ الشہابیہ میں دیکھیے ع٥٥ اسمعیل دہلوی کی یکروزی مطبع فاروقی دہلی صفحہ ۱۴۴ اتار لیکے بعد قرآن کا فنا کر دینا ممکن ہے اقول اولاً

قدیم فنا نہیں ہو سکتا تو قرآن مجید حادث ہوا تو مخلوق ہوا اور صحابہ کرام اور ہمارے امام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا فتویٰ ہے کہ جو قرآن مجید کو مخلوق مانے کافر ہے

باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ ہو

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴) ثانیاً قرآن عظیم لازم ذات ہے اور لازم کی فنا ملزوم کی فنا تو حاصل یہ ہوا کہ اللہ فنا ہو سکتا ہے ۵۶ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے اور تکمیل ۱۲ میں اسمٰعیل دہلوی کا قول سن چکے کہ معجزہ صرف مخالفوں پر الزام ہوتا ہے نہ ہدایت۔ تو قرآن مجید ہدایت نہ رہا یہ کفر ہے قال تعالیٰ ھُدًی لِّلْمُتَّقِین قرآن ہدایت ہے ڈر والوں کو ۵۷ تقویۃ الایمان صفحہ ۳ سورۂ بقر میں ہوتا ہے ہم نے تیری طرف باتیں کھلی یعنی انکا سمجھنا کچھ مشکل نہیں پیغمبر تو جاہلوں کے سمجھانے کو آئے تھے ۵۸ اللہ صاحب نے فرمایا کہ قرآن سمجھنا کچھ مشکل نہیں یہ اللہ عزوجل پر افترا ہے ۵۹ اللہ و رسول کے کلام سمجھنے کو بہت علم نہ چاہیے یہ قرآن مجید کی تکذیب ہے قال تعالیٰ وتلک الامثال نضربہا للناس وما یعقلہا الا العٰلمون یہ کہاوتیں بیان تو ہم سب کے لیے کرتے ہیں اور انہیں سمجھتے نہیں مگر عالم ۶۰ صفحہ ۴ ہر خاص و عام کو چاہیے کہ اللہ رسول کے کلام کو سمجھے جو کوئی بہت جاہل ہے اس کو اللہ و رسول کے کلام سمجھنے میں زیادہ رغبت چاہیے صفحہ ۲ جو کلام مولویوں کا اسکے موافق ہو سو قبول کیجیے اور جو موافق نہ ہو اسکی سند نہ پکڑے یہاں ائمہ کی تقلید سے توڑا اور ہر جاہل گیدی کو خود قرآن و حدیث سے احکام سمجھنے پر ابھارا ہے ان چاروں قولوں میں جو مدد ہی پھیلا ہے اسکے رد کو تکمیل ۲۰ دیکھیے ۶۱ تنویر العینین اسمٰعیل دہلوی ایک امام کی پیروی کرا اسکے قول کی سند پکڑے اگرچہ حدیث و کتاب کے خلاف پر دلیلیں ثابت ہوں اس قول کے موافق انکی تاویل کرے یہ نصرانی ہونیکا میل اور شرک کا حصہ ہے تم ڈرتے نہیں کہ تم نے اماموں کو اللہ کا شریک کر دیا تو اہلسنت کے چاروں مذہب والے معاذ اللہ مشرک و نصرانی ہوئے دیکھو تکمیل ۳۸ ۶۲ اسکے بیان کو تکمیل ہو ۳۰ ہے ۶۳ تقویۃ الایمان صفحہ ۵ یہ حدیث نقل کی کہ جب عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اتر کر دجال کو قتل کر چکینگے اسکے بعد اللہ عزوجل ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیگا کہ روئے زمین پر جسکے دل میں ذرہ بھر ایمان ہوگا اس کی روح قبض کر لیگی اور صفحہ ۵ پر حدیث کا ترجمہ کیا بھیجے گا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جس کے دل میں ہوگا رائی کے دانے بھر ایمان

بعض کتاب پہ نام کو ایماں	بعض سے کفر دکھاتے یہ ہیں
قاصد سے اب کیا کام انکو	سلجھی پائی پاتے یہ ہیں
خواندہ ہیں کیوں امی سے سیکھیں	صاف ہی حظ پڑھے جاتے یہ ہیں
یہ حدیث کی درگت جسکے	دعوے پر اتراتے یہ ہیں
جب تو مقلد مجتہدین کو	نصرانیت اڑھاتے یہ ہیں
مجتہد العصران کا ہی جسکو	بن سے پکڑ کر لاتے یہ ہیں
ترجمی مسکاۃ اور بخاری [مشکوٰۃ، ترمذی، بخاری]	گھولکر اس کو پلاتے یہ ہیں
سیا بھی ہنپی کے سکے کھوٹے [شافعی]	جھنجی اپنی بھناتے یہ ہیں
سارے سرک بدعت پہ بیٹھے [حنفی]	اب کیا دیدہ لجاتے یہ ہیں
الحاصل قرآن کو ہر دم	جھٹلاتے ٹکراتے یہ ہیں
روئے زمیں پہ کافر ہیں سب	ایسی باد چلاتے یہ ہیں
شہ کی امت کافر مانی	آپ کہاں بچے جاتے یہ ہیں
روئے زمیں سے الگ کیا کوئی [صلی اللہ علیہ وسلم]	کوہ کا بھٹا بساتے یہ ہیں
اپنی آگ میں جل گئی آپہی	اچھی دیپک گاتے یہ ہیں
شرک کی ایسی تند چڑھی ہی	شرک ہی شرک الاپے یہ ہیں
شرک کی تسبیح ان کا وظیفہ	شرک ہی جلتے جاتے یہ ہیں
ساون کے اندھے کا ہرا ہی	شرک جو گاتے گاتے یہ ہیں

فائدہ یہ جٹھ و یا مدینہ سو معتبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اترائے دجال قتل ہو گیا وہ ہوا چل گئی روئے زمین پر کوئی ادنیٰ اسلام والا نہ رہا سب کافر رہ گئے ایک کفر تو یہ ہوا کہ ساری امت کو کافر مانا پھر اور اسکے پیرو کیا روئے زمین سے الگ کسی کوہ کے بھٹے میں بستے ہیں تو یہ خود اپنے اقرار سے کافر ہوا۔ باقی اس کفر کی تفصیل تکمیل ۴۰ میں دیکھیے۔

ف٦٦ تا ف٦٧ تقویۃ الایمانی دھرم پر ائمہ و اولیا و صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی کیا گنتی انبیا و ملائکہ و جبریل حتیٰ کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم بیان تک کہ قرآن عظیم یعنی خود رب العالمین عز جلالہ نے معاذ اللہ شرک کیے ہیں ان کے کچھ بیان کوکبہ شہابیہ میں اور بکثرت الامن والعلیٰ میں دیکھیے اور نمونے کے لیے تکمیل ۱۴۰ **ف٦٨** تقویۃ الایمان صفحہ ٦٠ کوئی نام رکھتا ہے علی بخش پیر بخش غلام محی الدین غلام معین الدین جس نے

مسلمان بھی مشرک میں گرفتار ہیں صفحہ ٦٤ کوئی نام رکھتا ہے نبی بخش پیر بخش سیتلا بخش گنگا بخش سو یہ آپ ہی مردود ہوجاتے ہیں اب تذکرۃ الرشید صفحہ ۱۳ میں گنگوہی صاحب کا پدری نسب دیکھیے رشید احمد بن ہدایت بخش بن پیر بخش بن غلام حسین بن غلام علی نیز مادری دیکھیے رشید احمد بن کریمن النسا بنت فرید بخش بن غلام قادر بن محمد صالح بن غلام محمد بحکم تقویۃ الایمانی دھرم پیر بخش کا پوتا فرید بخش کا نواسا کیونکر صحیح النسب ہوسکتا ہے جس کی دادی نانی مسلمان اور دادا نانا بحکم تقویۃ الایمان مشرک مردود گنگا بخش سیتلا بخش کے جوڑ کے۔ اور علاوہ ان کی بہار علاقہ یعنی ادھر ہی سے ہوتی آئی ہے جو ابن خانہ تمام آفتاب است۔ اور اگر رشیدی حضرات انکی دادیوں نانیوں کو بھی مشرکہ مانیں یعنی ان کے دادا نانا دادیاں نانیاں سب مشرک و مشرکہ تھے اور مشرک و مشرکہ کا باہم نکاح صحیح تو یہ بھی بخیر ہے اصلی مشرک و مشرکہ کا نکاح صحیح ہے اور جو کلمہ گو ہو کر شرک کرے مرتد ہے اور مرتد مرد ہو یا عورت دنیا میں جس کے ساتھ اس کا نکاح ہوگا باطل محض ہوگا دیکھو عالمگیری وغیرہ۔ اب گنگوہی صاحب کی وہ عبارت فتاوی حصہ اول

صفحہ ٦٢ بندہ کے نزدیک سب مسائل اسکے صحیح ہیں یاد کرکے اور زیادہ افسوس ہوتا ہے کہ جناب موصوف اب خود اپنے موصفہ کیا ہوئے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ف٦٩ تا ف٧٣ تقویۃ الایمانی دھرم پر شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب حضرت شیخ مجدد الف ثانی جناب حاجی امداد اللہ صاحب معاذ اللہ سب کے سب پکے مشرک تھے حتیٰ کہ اسی کے موجد اسمٰعیل خود مشرک اسکے پیر طریقت یعنی پیر مشرک ہوئے یونہی بلکہ اسمٰعیلی فتوے سے گنگوہی صاحب نانوتوی صاحب تھانوی صاحب سب کے سب مشرک انکے قاہر بیان ہمارے رسائل الکمال الطامہ وکوکبہ شہابیہ وبذل الصفا وغیرہا میں ہیں نمونے کو دیکھیے تکمیل ۴۲

شرک ٹھہرا ہیں ٹھکر گائیں

شرک ہر اک کی رہتی دولت

شاہ و ملک جبریل و قرآں

توریت و انجیل و زبور و کتب

غیب پہ کشتی خضر و موسیٰ

سجدہ یعقوب و یوسف کو

ابریٔ الاکمہ والابرص پر

احیی الموتیٰ کے تو مر کر

نام پسر پہ آدم و حوا

ایک بڑے کے بھی دادا نانا

دادی نانی دونوں مسلماں

اب جو حکم اولاد پہ آیا

اور اگر انکو بھی شرک میں سانیں

مرتد و مرتدہ کا تناکح

لاکھوں مسلماں کر دیے مشرک

جیسی کرنی ویسی بھرنی

عبد العزیز و ولی اللہ کو

شرک میں چنری رنگاتے یہ ہیں

چھپر میں شرک لٹاتے یہ ہیں

سب پہ شرک گھماتے یہ ہیں

انسے شرک جتاتے یہ ہیں

شرک کے بھنور میں پھنساتے یہ ہیں

چاہ شرک جھنکاتے یہ ہیں

سولی سے دھمکاتے یہ ہیں

شرک گڑھے میں سماتے یہ ہیں

دونوں کا دین کھپاتے یہ ہیں

شرک کے نیچے لٹاتے یہ ہیں

کفر انھیں کب چپکاتے یہ ہیں

پوچھو کیا فرماتے یہ ہیں

جیب کیا چاک سلاتے یہ ہیں

دیکھیے کدھر چکراتے یہ ہیں

گھر کی خبر بسراتے یہ ہیں

کانٹیں جیسی بوتے یہ ہیں

شرک کی نبی دکھاتے یہ ہیں

۸۹ تقویۃ الایمان صـ۲۲ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہیے کر لیجیے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے دیکھیے کتنا صاف کہا کہ اللہ کو فی الحال علم غیب نہیں ہاں اختیار رکھتا ہے کہ جب چاہے معلوم کرے۔ یہ اللہ عزوجل کو کیسی کھلی گالی دی والعیاذ باللہ تعالیٰ ۹۰ اقول اولاً اسمٰعیل

شیخ مجدد صاحب پہ تو — سب سے سوا غرّاتے یہ ہیں
آپ پہ ڈھائیں باپ پہ ڈھائیں — کون ہے جس کو بچاتے یہ ہیں
حاجی امداد اللہ کو بھی — شرک مدد پہنچاتے یہ ہیں
تھانوی قاسم گنگوہی کو — شرک کے تھان بندھاتے یہ ہیں
قد یحدث خود اور یہ تینوں — چار پہ سچ ڈھلکاتے یہ ہیں
شرک فقہی کفر کلامی — باہم بانٹے کھاتے یہ ہیں
چاہے تو حق عالم ہو پر اتنک — جاہل ہے یہ گاتے یہ ہیں
اسکی صفات قدیمہ کو حادث — اور مخلوق لکھاتے یہ ہیں
سارا علم غیب الٰہی — پانچ میں ختم کراتے یہ ہیں
سمت و زمان و مکاں سے تنزیہ — حق کی ضلال بتاتے یہ ہیں
دیدار بے کیف پر ایماں — کفروں کے ساتھ گناتے یہ ہیں
شرک سزائے شرک پر اسکو — بے غیرت ٹھہراتے یہ ہیں
غیر کفر کی قطعی سزا بھی — معتزلہ سی مناتے یہ ہیں
قدر حکم نبی رکھنے کو — حیلہ گر اسکو بتاتے یہ ہیں
مور چھل اسکی قبر پہ جھلنے — نمک گیرہ تنواتے یہ ہیں
خاص انھیں اپنے لیے کرنکی — تہمت حق پر اٹھاتے یہ ہیں
جو اک پیڑ کے پتے گن دے — اسکو خدائی تھماتے یہ ہیں

علم الٰہی میں عقیدہ بھی گزرا کہ اختیاری ہے اور ہر اختیاری مخلوق ثانیاً بلکہ وہ کہہ چکا کہ اللہ کو کل علم الٰہی حاصل ہی نہ ہوا چاہے تو حاصل کرے تو قطعاً حادث ہوا اور ہر حادث مخلوق ثالثاً قرآن عظیم کو حادث و مخلوق ماننا ۵۵ میں گزرا رابعاً صدق و جملہ صفات الٰہیہ کو بھی دشنام ۸۰ میں دی جس کا بیان آتا ہے وباللہ التوفیق ۹۱

تقویۃ الایمان صـ۲۲ جو کہے کہ پیغمبر خدا وہ پانچوں باتیں جانتے تھے یعنی سب غیب کی باتیں جانتے تھے دیکھو سارا غیب انہیں پانچ باتوں میں منحصر کر دیا قیامت کب آئیگی مینہ کب برسیگا مادہ کے پیٹ میں کیا ہے کل کیا کریگا کہاں مریگا تو اللہ تعالیٰ کا علم غیب بس اتنا ہی ہوا ان کے سوا غیر متناہی علوم الٰہیہ کا انکار ہوگیا یہ کیسا کفر ہے ۹۲ تا ۹۵ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ جہت اور زمانے اور مکان سے پاک ہے قیامت میں مسلمانوں کو اس کا دیدار ہوگا جو کیفیت و جہت و مقابلہ و مسافت سے پاک ہے امام الوہابیہ نے ایضاح الحق میں ان سب ایمانی عقیدوں کو گمراہی بتایا اور مخلوق کو قدیم یا اللہ عزوجل کو معاذ اللہ بے اختیار ماننے کے کفر کے ساتھ گنا۔ یہ کھلی ضلالتیں ہیں ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی صـ۳۵ و ۳۶ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک بتانا اور بغیر جہت و مقابلہ کے اس کا دیدار ماننا اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ سے بطور بے اختیاری صادر جاننا اور عالم کو قدیم کہنا سب حقیقی بدعتوں کے قبیل سے ہے اگر اسے دینی عقیدہ جانے ۱۲ ۹۶ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۵ و ۱۶۔ ایک تقصیر بھی اس ڈھب کی ہے جس میں بغاوت نکلتی ہے جو بادشاہ ایسوں کو سزا نہ دے اُسکی بادشاہت میں قصور ہے عقلمند ایسے بادشاہ کو بے غیرت کہتے ہیں سو مالک الملک کہ بڑے سے بڑا غیرت والا رکھتا ہے اور ویسی غیرت وہ شرک کو کیونکر غفلت کریگا اور کس طرح اسکی سزا نہ دیگا یہ اللہ کو مجبور کرنا ہے مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ ۹۷ بیشک اللہ جو چاہے کرے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ اسکے کسی فعل پر اعتراض نہیں

۹۷ تقویۃ الایمان صـ۱۵ شرک کی سزا مقرر ہے گی پھر اگر بڑے درجہ کا شرک ہے جس سے کافر ہو جاتا ہے تو ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور جو اس سے نیچے درجے کے شرک ہیں انکی سزا جو مقرر ہے پاویگا باقی گناہ کی سزائیں اللہ کی مرضی پر ہیں چاہے دے چاہے معاف کرے یہ ضلالت معتزلی ہے اہلسنت کے ایمان میں صرف باقی ...

صفت کمال یہی ہے کہ کذب پر قدرت ہوتے ہوئے بلحاظ مصلحت اُس کی آلائش سے بچنے کیلئے چھوڑے سلب عیب کذب و اتصاف بکمال صدق سے ایسے ہی شخص کی مدح کریں گے ثنا کی جس میں وہ عیب آسکتا ہے نہ ہو اقول اس خباثت کا مفصل رد سبحٰن السبوح تنزیہ سوم میں ہے یہاں ان منبروں میں اس ذلیل ذلیل پر تنبیہ اتنی بس ہے کہ دیکھو قرآن عظیم نے ان ان باتوں کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی حمد کی تو تیری تقریر سے تیرے نزدیک یہ سب باتیں اللہ عزوجل کے لیے معاذ اللہ ممکن ہوئیں دیکھو ان میں کیا کیا خباثتیں ہیں مرنا تک ہے تو تو نے خدائی بھی کھوئی کہ جسکی موت ممکن ہو خدا نہیں ہو سکتا دہریہ کے مقابل اسکی آیت تکمیل ۴۸ میں دیکھو)

ذلت عجز و خوف کا کیا غم
جتنے عیب بشر کر سکتا

موت تک اسکو چکھاتے یہ ہیں
اپنے خدا کو لگاتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸ زیادہ ذلیل نہ ہوگا عجب کہ وہ شاہنشاہ متکبر جبار اس سے یوں مجلس گرم کرے مسلمانو پھر یہی خدا کہ انکے پیر جی کے ساتھ جسکا پیارا نہ بیٹے تکلفی کی ملاقات پر ہمالیے پر چہ میگوئیاں ہیں انکے یہاں رہ ہوں کی حالت دیکھیے تقویۃ الایمان صفحہ ۳۶ اسکے دربار میں انکا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے یہ سب رعب میں آ کر بیجا اس ہو جاتے ہیں اور ادب و دہشت کے مارے دوسری بار اس بات کی تحقیق اس سے نہیں کر سکتے پھر بات الٹنے کا ذکر کیا ذرا اور کسی کو کہ بات کی کیا طاقت ہے یہی آیات قرآن کی تکذیب ہے (دیکھو تکمیل ۶۵) ۱۰۷ اسمٰعیل دہلوی کی یکروزی صفحہ ۱۴۴ ہم نہیں مانتے کہ اللہ کا جھوٹ بولنا محال ہو براہین قاطعہ گنگوہی طبع دوم صفحہ ۲ امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہ نکالا قدما میں اختلاف ہے مسلمانو جب اللہ ہی کا جھوٹا ممکن ہوا پھر اسکی کونسی بات کا اعتبار رہا دین ایمان سب ہاتھ سے گیا (دیکھو تکمیل ۲۲) ۱۰۸ اہل اسلام دلیل لائے تھے کہ اللہ عزوجل نے ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین فرمایا کہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام انبیا کے پچھلے اگر کوئی حضور کے مثل اور پیدا ہو تو حضور خاتم النبیین نہ ہوں اور اللہ کی بات معاذ اللہ جھوٹ ہو امام وہابیہ نے اس کا ایک جواب تو یہ دیا کہ خدا کا جھوٹ کیا محال، ایک جواب یہ دیتا ہے کہ یکروزی صفحہ ۱۴۴ ممکن ہے کہ یہ آیت لوگوں کو بھلا دی جائے تو اب اگر حضور کی مثل دوسرا ہو سکا تو بندوں کا کسی آیت کو جھوٹا کہنا لازم نہ آئیگا اقول دیکھو صاف کہا کہ آیت اگرچہ واقع میں جھوٹی پڑے مگر کوئی جھوٹی کہہ نہ سکیگا کہ بندے انکو پہلے ہی بھلا دی ہے جب یاد ہی نہیں تو کسکی تکذیب کریں غرض معاذ اللہ بندوں کا عیب جب آئے پر اند جیری ڈالدی پھر پیٹ بھر کر جھوٹ ہو گیا پر وا نہ ہے مسلمانو یہ بیباکانہ کفر ہے ۱۰۹ مسلمانو اُس نے کیسا صاف کہا کہ عیب کی آلائش خدا میں آ تو سکتی ہے مگر اس سے بچنے کے لیے مصلحتاً احتراز کرتا ہے عیب کی گنجائش ہونا ہی اُس سبوح قدوس کے لیے سخت بھاری عیب ہے تو بالفعل اپنے خدا کو عیبی مان رہا ہے (باقی تکمیل ۱۰۴) ۱۱۰ تا ۱۱۲ امام الوہابیہ نے یکروزی صفحہ ۱۴۵ میں معاذ اللہ مولیٰ عزوجل کے امکان کذب پر دو دلیلیں دیں ایک معتزلی گمراہوں سے سیکھکر یہ کہ جھوٹ نہ بولنے کو اللہ کے کمالات سے گنتے ہیں اس سے اس کی مدح کرتے ہیں اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸ شعر قدرت رب ہی کذب بشر ہے
عہ مسلمانو سبحٰن السبوح میں اس مغالطہ مردودہ کا کشف کر دیا ہے اور بعونہ تعالیٰ دامان باغ سبحٰن السبوح میں اس سے بھی واضح تر لکھا ہے وہاں سے اُسے نقل کر دیں کہ مسلمان دیکھے سمجھیں وہ کشف یہ ہے اقول اندھے سے پوچھو انسان کو کسکے کذب پر قدرت ہے اپنے یا خدا کے۔ ظاہر ہے کہ انسان قادر ہے تو صرف کذب انسانی پر نہ کہ معاذ اللہ کذب ربانی پر اور شک نہیں کہ کذب انسانی ضرور تحت قدرت ربانی ہے بلکہ انسان و حیوان تمام جہان کے افعال اللہ عزوجل ہی کی قدرت سے واقع ہوتے ہیں پھر اگر کذب ربانی قدرت ربانی میں نہ ہو تو قدرت انسانی کیونکر بڑھ گئی وہ کذب ربانی پر کب تھی اور جسپر تھی یعنی کذب انسانی اُسے ضرور قدرت ربانی محیط ہے مگر جب خدا دین لیتا ہے عقل پہلے چھین لیتا ہے اقول دل کے اندھے نے یہ خیال کیا کہ انسان اپنے کذب پر قادر اور یہی لفظ بارگاہ عزت میں بولکر دیکھا کہ اُسے بھی اپنے کذب پر قدرت چاہیے اور نہ دیکھا کہ وہاں اپنے سے انسان مراد تھا اور اب خدا مراد ہو گیا اسکی نظیر یہی ہو سکتی ہے کہ اسی کی طرح کا کوئی کور باطن خیال کرے کہ انسان اپنے خدا کی تسبیح کر سکتا ہے تو چاہیے کہ خدا بھی اپنے خدا کی تسبیح کر سکے ورنہ قدرت انسان بڑھ جائیگی نہ خدا کیلیے اور خدا درکار ہو گا الٰہی خیر تنبیہ اہم تنبیہ ضروری آئندہ اشعار میں امام الوہابیہ کی خباثتیں دربارہ ظاہر کرنے کو جو اُن پر اُنکا بس نقض ہونگے مسلمانوں کو تنا ملحوظ ہے کہ اللہ عزوجل تمام عیبوں سے پاک ہے یہ جسے عیبی مان رہے ہیں خدا نہیں بلکہ انکے وہم باطل نے اپنی ہوا کے نفس اپنی ایک ساختہ تصویر موہوم کو خدا سمجھ لیا ہے قال تعالیٰ ارأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنی خواہش نفس کو اپنا خدا بنا لیا ہے یہ تمام عیوب و تشنیعات انکے اسی ساختہ خدا کی طرف راجع ہیں جس طرح سیدنا موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے سامری کے بچھڑے کی نسبت اس کو فرمایا وانظر الی الٰہک الذی ظلت علیہ عاکفا لنحرقنہ ثم لننسفنہ فی الیم نسفا۔ اپنے خدا کو دیکھ جسے تو پوجتا رہا ضرور ہم اُسے جلائیں گے پھر اُسکی راکھ دریا میں بہائیں گے۔

۱۴۹ تا ۱۵۰ امام الوہابیہ کی دوسری دلیل یہ تھی کہ اگر آدمی جھوٹ بولتے ہیں خدا نہ بول سکے تو آدمی کی قدرت خدا کی قدرت سے بڑھ جائے ۔ اظہار نقص اس ملعون مغالطہ پر بھی ظاہر کر کہ انسان یا حیوان ان افعال پر قادر ہو تو اس کا معبود بھی یہ سب باتیں کر سکیگا ورنہ قدرت انسانی بلکہ حیوانی سے گھٹ رہے گا ۔

فائدہ جلیلہ ہم نے امام الوہابیہ و جملہ وہابیہ کے اس قول سے ایک جلیل فائدہ در این باغ سبحٰن السبوح میں استنباط کیا ہے جس سے وہابیہ پر قطعاً لازم کہ ہے ہر ہر فرنگی کا فرمانے اُس کا خلاصہ یہ کہ ستلا دہلوی و گنگوہی و نانوتوی و تھانوی یقیناً کافر مرتد ہیں ظاہر ہے کہ انسان اس کا اعتقاد کر سکتا ہے تو خود اُنکے بوجہ خدا بھی کر سکتا ہے اور جس کا اعتقاد خدا کر سکتا ہے وہ یقیناً حق ہے لہذا ان چاروں کا مرتد ہونا یقیناً حق ہے باقی تفصیل اسی رسالہ میں ہے **۱۵۱ تا ۱۵۳** دیوبندی رسالہ ادراک عاصیہ صفحہ ۳۲ و صفحہ ۳۳ اللہ کے جورو بیٹا نہ ہونا قرآن سے ہے عقل سے نہیں ولہذا ایسے عقلا اس کے منکر ہیں جنکی عقل سے فلاسفہ کی عقل کو کچھ نسبت نہیں جیسے فونوگراف جیسی چیز ایجاد کی اگر یہ حکم عقلی ہوتا تو ایسے عقلا اسکے سمجھ لینے کے زیادہ مستحق تھے **اقول** اولاً اس صریح ضلالت کی کوئی حد ہے کہ اس واحد احد کے لیے جورو بیٹا عقلاً ممکن ہے ورنہ اتنے بڑے کاریگر کیسے مانتے **ثانیاً** جورو ماننے کا افترا انصاریٰ پر بھی گڑھ دیا **ثالثاً** تین خدا بھی عقلاً ممکن ہوئے ورنہ بھلا ایسے کاریگر کیوں مانتے **۱۵۴ تا ۱۵۶** امام الوہابیہ کی اُس ناپاک دلیل پر کہ ورنہ آدمی کی قدرت خدا سے بڑھ جائے مولٰنا غلام دستگیر مرحوم ساکن قصور پنجاب نے نقض کیا کہ آدمی تو ظلم جہل چوری شراب خواری کر سکتا ہے چاہیے کہ تمہارا معبود بھی یہ سب کچھ کر سکے ورنہ آدمی سے قدرت میں گھٹا رہے اس پر دیوبند کے بڑے معتمد گنگوہی صاحب کے خلیفہ اعظم مولوی محمود حسن دیوبندی نے ضمیمہ اخبار نظام الملک ۲۵ اگست ۱۸۸۹ء میں صاف چھاپ دیا کہ چوری شراب خواری جہل ظلم سے معارضہ کم فہمی ہے معلوم ہوتا ہے غلام دستگیر کے نزدیک خدا کی قدرت بندہ کی قدرت سے زائد ہونا ضرور نہیں خالانکہ یہ کلیہ ہے کہ جو مقدور العبد ہے مقدور اللہ ہے **اقول** مسلمانو اس کلیہ کے یہ معنی ہیں کہ بندہ جو کچھ اپنی ظاہری قدرت سے کرتا ہے وہ سب حقیقۃً اللہ ہی کی قدرت سے پیدا ہوتا ہے کہ اس کا اور اس کے افعال سب کا خالق اللہ ہی ہے نہ یہ کہ جو کچھ بندہ اپنے لیے کر سکے اللہ اپنے لیے کر سکے بندہ پاخانہ پھرے تو اس کا معبود بھی پھر سکے بندہ گلا گھونٹ کر دم نکالے تو اس کا معبود بھی اپنا دم نکال کر سکے یہ معنی کوئی مسلمان دیکھتے جائیں اللہ و رسول کے بارے میں

اچھلے کودے کلائیں کھائے	سب کھیل اسکو کھلاتے یہ ہیں
دبلے پتلے سمٹے پھیلے	اسکو ربڑ کا بناتے یہ ہیں
مرد بھی عورت بھی خلقتی بھی	کیا کیا سوانگ رچاتے یہ ہیں
اپنے خدا کو محفل محفل	کوڑی ناچ نچاتے یہ ہیں
چاروں سمت اک آن میں موجود	ناچ اس کا یہ دکھاتے یہ ہیں
چہ مکھے برہما اور کا پھلکے	آگے سیس نواتے یہ ہیں
دیوی کے آگے گھنٹی بجا کر	بم اس سے بلواتے یہ ہیں
لنگ جلہری کی ڈنڈوتیں	پوجا پاٹ کراتے یہ ہیں
گنگا اشنان اور بیساکھی	ڈبکی اس کو کھلاتے یہ ہیں
زانی مزنی اوچکا ڈاکو	سارے جھولے جھلاتے یہ ہیں
کونسی خواری باقی چھوڑی	سب اس سے کرواتے یہ ہیں

دیوبندی اضافے

بیٹے گائے یہود و نصاری	جورو اور ملاتے یہ ہیں
عقل فرنگ سے باغ خرد میں	تین خدا لہکاتے یہ ہیں
چور شرابی ظالم و جاہل	رب پہ رو گنواتے یہ ہیں
کھلکھل عیبی پوچ خدا کو	پوجتے اور پجواتے یہ ہیں
ملک خدا سے باہر چیزیں	اوروں کی ملک گناتے یہ ہیں

عز جلالہ

ان کے کتنے گندے ناپاک گھنونے اعتقاد ہیں اور پھر دیوبندی علما کہلاتے ہیں **۱۵۸ اقول** یہی محمود حسن دیوبندی اور سب وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ انکا خدا کھلکل نہ ہو تو خراب کا ہے میں ہے گا ادلہ کمیلہ ۵۰ **۱۵۹ اقول** یہی محمود حسن مذکور اور سب وہابیہ کا عقیدہ ہے جب انکا خدا چوری کر سکتا ہے اب ذرا سمجھو ملک کیا ہے پرائی ملک اسکی اجازت کے بغیر چھپا کر لے لینا یہی ملک سے لینے کو کہا چوری کرنا ہے اگر خدا کی ملک سے خارج اور دوسروں کی ملک میں جنھیں چرا لیگا چوری کرے تو وہ خدا کی ملک سے باہر ہو گیا ہو

۱۶۰ اقول اولاً یہی محمود حسن ذکر کردہ شدہ اور سب وہابیہ کا عقیدہ ہے جب انکے خدا کے سوا اور بھی ملک مستقل رکھنے والے ہیں تو وہ ضرور مستقل خدا ہوں گے ورنہ بندہ خدا کے مقابل ہرگز مالک مستقل نہیں ہو سکتا ثانیاً آدمی ملک ہی کی نہیں لاکھوں کروڑوں کی چوری پر قادر ہے انکا خدا اگر وہی ایک کی کر سکا تو پھر آدمی کی قدرت سے کروڑوں درجے گھٹا رہے گا تو واجب کہ دیوبندی صاحب کے لاکھوں کروڑوں خدا ہیں جنکی چوری انکا خدا کر سکتا ہے (دیکھو تکمیل ۱۵) ۱۶۱ براہین قاطعہ کی طرح گنگوہی صاحب کا ایک رسالہ دوسرے کے نام سے تقدیس القدیر ہے اُس کے صفحہ ۴۴ میں ہے کلام لفظی جو صادق ہے اس کا صدق ممکن الزوال ہے یعنی یہ قرآن کہ ہم پڑھتے ہیں اس کا ہر جملہ جھوٹ ہو سکتا ہے بلکہ بالفعل سب جھوٹا ہے تو اللہ کا خدا ہونا بھی جھوٹ ہوا کہ یہ بھی اسی قرآن میں لکھا ہے انہے جھوٹا کر کے کفر کیا ہے (دیکھو تکمیل ۵۲) ۱۶۲ رسالہ مذکورہ گنگوہی صاحب صفحہ ۳۶ خلاف ما اخبر معلوم حق تعالیٰ کا ہے یعنی اللہ عزوجل نے جو خبر دی علم الٰہی میں اسکے خلاف ہے مثلاً خبر دی کہ متقین جنت میں ہیں اور علم الٰہی میں یہ ہے کہ متقی جنت میں نہیں اقول اسکے ساتھ اگر یہی علم میں ہو کہ متقی جنت میں ہیں جب تو علم الٰہی میں تناقض ہے اس سے بدتر جہل کیا ہوگا اور اگر علم میں خبر کے خلاف ہی ہے تو اگر علم سچا ہے خبر جھوٹ ہے اور خبر سچی ہے تو علم جھوٹا بہر حال یہ کفر خالص اور الوہیت ہی کا ہدم ہے کہ نہ جاہل لائق الوہیت ہے نہ کاذب ۱۶۳ رسالہ مذکورہ گنگوہی صفحہ ۳۴ خلاف ما اخبر مقدور ہونا کمال ہے اقول جب خبر الٰہی کا خلاف اللہ تعالیٰ کیلیے کمال ہوا تو یہ خلاف کبھی واقع ہوگا یا نہیں اگر نہیں تو خدا کمال سے خالی رہا اور اگر ہاں تو قرآن کاذب ہوا بہر طرح کفر ہے ۱۶۴ و ۱۶۵ رسالہ مذکورہ گنگوہی صفحہ میں یہ بحث چھیڑی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا معاذ اللہ مشرک ہونا اور حضور کے تمام اعمال معاذ اللہ برباد جانا ممکن ہے آخر میں یہ لکھا صدور شرک مجتنب سے لا محالہ ممکن پس جب شرک ممکن ہوا تو حبط اعمال بھی بوجہ لزوم ممکن اور بعض استدلال میں یہ آیتیں پیش کیں اور کہیں فرمہ خود دار نگاہ رب الارباب ہے ووجدک ضالا فھدیٰ ما کنت تدری ما الکتب ولا الایمان یعنی وہ وحی سے پہلے گمراہ تھے وحی سے پہلے ایمان نہ رکھتے تھے یہ کھلا کلمہ کفر اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے ان آیتوں کے معنی

۱۶۰ لاکھوں کروڑوں خدا بچارے	پھر توحید سناتے یہ ہیں
۱۶۱ سب خبریں قرآن کی جھوٹی	پٹنی رو ٹھہراتے یہ ہیں
اب تو الوہیت بھی سدھاری	ڈھول سے کھال گنواتے یہ ہیں
۱۶۲ اُسکے علم و خبر میں تخالف	کیسے خدائی ڈھاتے یہ ہیں
۱۶۳ بلکہ کمال اُسے ٹھہرا کر	گنگا الٹی بہاتے یہ ہیں
جب ہے کمال خلافِ قرآں	اب کیا پلہ بچاتے یہ ہیں
یا تو خدا ہے کمال سے خالی	یا قرآن جھٹلاتے یہ ہیں
رب کا غضب ہو وحی سے پہلے	کسکو ضال بتاتے یہ ہیں
۱۶۵ بلکہ کہا ایمان سے خالی	لعنت ہو کیا گاتے یہ ہیں
۱۶۶ مرسل لاثانی کا ثانی	گنگوہی کو بناتے یہ ہیں
۱۶۷ قبر ہے طور وہ رب یہ موسیٰ	کیسے جنون پکاتے یہ ہیں
۱۶۸ اُسکے کالے غلاموں کو یوسف	یا حجی پن یہ دکھاتے یہ ہیں
۱۶۹ عبد نبی شرک۔ اندھے گنبدے	بنکے بہت اٹھلاتے یہ ہیں
۱۷۰ اُسکو مُحیی و مبقی کہکر	عیسےٰ کو جو نکاتے یہ ہیں

گنگوہی صاحب

۱۷۱ علم لپے مرشد شیطان کا	علم شہ سے بڑھلتے یہ ہیں
۱۷۲ اُسکی وسعت نص سے مانیں	شرک یہاں پھنٹاتے یہ ہیں

کو دیکھو تکمیل) ۵۳ ۱۶۶ محمود حسن دیوبندی مرثیہ گنگوہی میں صفحہ ۶ ہے زباں پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید، اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی اقول گنگوہی صاحب اگر بفرض غلط مسلمان بھی ہوتے تو حسب قول تقویۃ الایمان حضور کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل تھے ایسے شخص کو اُن کا ثانی ۔۔۔ صفحہ ۲۳ ۔۔۔

تعیینِ حاشیہ صاف۔ ثانی بنانا جسکا ثانی وحدہٗ احد ہے نہ کسی ملک مقرب کو کیا نہ کسی نبی مرسل کو کیسی بے ایمانی ہے رباعی تکمیل (۵۴) ۱۶۷ محمود حسن مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱ سے تمہاری تربت انور کو دیکر طور سے تشبیہ ٭ کہوں ہوں بار بار ارنی مری دیکھی بھی نادانی ٭ (۲) تکمیل کو دیکھیے گنگوہی کی مٹی کا ڈھیر کوہ طور ہوا اور یہ ارنی کی رٹ لگا رہے ہیں خیر یہ مٹی کی جگہ ہوئے اور گنگوہی خدا کے مثل رباعی تکمیل (۵۵)

۱۶۸ و ۱۶۹ محمود حسن مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۰ سے مقبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں ٭ عبید سود کا انکے لقب ہے یوسف ثانی ٭ عبید جمع عبد ہے اور سود جمع اسود یعنی گنگوہی کے کالے بندے یوسف ثانی ہیں پھر گورے تو گورے اقول اولاً نبی کی توہین کی ثانیاً عبد الگنگوہی کا شرک اوڑھا دیکھو تکمیل (۵۶) ۱۷۰ محمود حسن مرثیہ دوم گنگوہی صفحہ ۳ سے مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا ٭ اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم ٭ اقول و اولاً پہلا مصرع تقویۃ الایمان کی رو سے گنگوہی صاحب کو شرک کے چوکھے رنگ میں ڈبویا ہوا ہے مردوں کو زندہ کرنا زندوں کو مرنے نہ دینا اللہ عزوجل ہی کی شان ہے تقویۃ الایمان صفحہ ۱۱ جلانا مارنا اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیا کو جو ایسا تصرف ثابت کرے وہ مشرک ہے ثانیاً مصرع دوم میں مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کو متنبہ کرتا ہے کہ ذرا انکو کو دیکھیے مسیحائی اسے کہتے ہیں نہ وہ جو آپ نے کی یا یہ کہ آپ تو کہتے تھے یہ دیکھیے ہمارا گنگوہی بھی ایسی کر لیتا تھا دونوں خود کفر ہیں (دیکھو تکمیل) (۵۷) ۱۷۱ و ۱۷۲ گنگوہی صاحب یہ کفر عرب تا عجم ہند تا روم طشت از بام ہیں۔ براہین قاطعہ گنگوہی طبع دوم صفحہ ۵۱ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے صفحہ ۵۲ فضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپکا ان امور میں برابر بھی ہو چہ جائے زیادہ خلفر آلدین الجدید تو ۱۴ برس اور حسام الحرمین گیارہ سال سے بحمدہ تعالیٰ لاجواب ہیں اور بعونہ عزوجل قیامت تک لاجواب رہیں گے اب تازہ رسالہ الموت الاحمر دیکھیے جس میں ان عبارتوں کا قطعی کفر خالص ہونا آفتاب سے زیادہ روشن کیا ہے اور اذناب گنگوہی کے تمام اوہام کا دندان شکن جواب دیا ہے ۱۷۳ براہین صفحہ ۵۱ اگر فضیلت ہی موجب اسکی ہو تو تمام مسلمان شیطان سے افضل ہیں تو لازم سب کو علم ہو بسبب فضیلت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اس کے برابر تو علم غیب بزعم خود ثابت کرے اقول اولاً شیطان کے لیے کیا خصوصیت ہے علم غیب مانا۔ الخ

علمِ غیب ابلیس کو مانیں ٭ شہ کو کہو جل جاتے یہ ہیں

ایسے فضل پر اُسکو جاتے ٭ موئے تجکو ہنساتے یہ ہیں

صاف صریحاً اپنے خدا کا ٭ اُسکو شریک بناتے یہ ہیں

شرکت کیسی خود شیطاں کو ٭ اپنا خدا ٹھہراتے یہ ہیں

جو اللہ کو جھوٹا مانے ٭ صالح اُس کو گناتے یہ ہیں

کافر۔ گمرہ۔ فاسق کیسا ٭ کرکے لفظ بچاتے یہ ہیں

شافعی و حنفی کے مانند ٭ اُس کا خلاف سناتے یہ ہیں

بندوں کو قدرت دیدی حق کو ٭ اب بیدخل بتاتے یہ ہیں

تجکو بھائی کہو کی تہمت ٭ موئے تجپر اُٹھاتے یہ ہیں

اپنے ہی موہنہ ملعون ہوئے خود ٭ نار میں دار چھواتے یہ ہیں

لعن ابلیس پر اُن دونکے موہنہ سی ٭ اپنے ہی موہنہ کی پاتے یہ ہیں

موہنہ کی پالی موہنہ کی کھائی ٭ بچکے کہاں اب جاتے یہ ہیں

باپ کو اپنا قریب بتانا ٭ گستاخی ٹھہراتے یہ ہیں

شاہِ رسل کو بھائی کہنا ٭ ماں کا دودھ بناتے یہ ہیں

مٹی میں ملنا مٹی سے ملنا ٭ ایک ہی یوں چندراتے یہ ہیں

پیٹھ رسول اللہ کو دکر ٭ کیسی اندھگی کاتے یہ ہیں

استمداد کریں شیطان سے ٭ شرک نبی سے بناتے یہ ہیں

یا اہلسنت باوجود قبول کرنے وقوع کذب باری کا وہ الجھی اب اُنکو کافر کہنا یا بدمذہب ضال کہنا نہ چاہیے وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے اس

ثالث کو کوئی سخت کلمہ کہنا نہ چاہیے دیکھو حنفی شافعی پر طعن نہیں کر سکتا لہذا ایسے ثالث کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیے فقط

واللہ اعلم کتبہ الاحقر رشید احمد

گنگوہی عفی عنہ

[رشید احمد ۱۳۰۱]

مسلمانو اس کے بعد کوئی اور درجہ اشد اخبث ارتداد کا رہ گیا ہے جس ملعون نے صراحۃً اللہ تعالیٰ کا کذب واقع مان لیا اُسے گنگوہی صاحب کا فرمانا لائے طاق گمراہ درکنار فاسق کی سخت لفظ کہنے کی ممانعت کرتے ہیں اُس کا خلاف حنفی شافعی کا سا بتاتے ہیں کسی نے کہا آمین آہستہ کہو کسی نے کہا آواز سے کہو ایسا ہی اختلاف یہ بھی ہے کہ کسی نے کہا خدا سچا ہے کسی نے کہا خدا جھوٹا ہے اس پر کوئی طعن کی وجہ نہیں پھر اسکی تائید میں خود مونہہ بھر کے کہتے ہیں نہ وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے یعنی ہاں ثابت ہو گیا کہ خدا جھوٹا ہے الا لعنۃ اللہ علی الظلمین۔ یہ فتویٰ یقیناً گنگوہی صاحب کا ہے اور اُنکے اذناب خود اپنی کتابوں میں آجتک یہی مضمون چھاپ رہے ہیں مگر نا واقفوں کے چھلنے کو دیدہ ودانستہ مکرتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر وکفروا بعد اسلٰمھم۔ اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے تو نہ کہا اور بیشک وہ کفر کا بول بولے اور اسلام کے بعد کافر ہو چکے ان کے بیان کو تکمیل ۵۹ ہی) ۱۸۱؎ یہ فتاوی گنگوہی حصہ ۳ صفحہ ۱۳ میں ہے کہ خدا بندوں کو قدرت دیکر عاجز ہو گیا اس کا ذکر تکمیل ۱۴۸ میں گزرا ۱۸۲؎ اسمٰعیل نے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بڑا بھائی کہا اُس کی حمایت میں گنگوہی صاحب فتاوی حصہ ۱ صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں خود آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ مجھکو بھائی کہو گنگوہی صاحب تم نے تو خود اسی حصہ صفحہ ۱۰ میں کہا ہے وہ واضع ملعون ہے اور خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وضع کر رہے ہو تھانوی صاحب وغیرہ اذناب گنگوہی بتائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہاں فرمایا ہے کہ مجھکو بھائی کہو ورنہ اقرار کریں کہ گنگوہی صاحب نے جھوٹی حدیث دل سے گڑھی اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سخت افترا کیا اور اپنے مونہہ آپ ہی لعنت پائی اور دیکھو تکمیل ۶۰) ۱۸۳؎ از رسالہ طوبیٰ شاہ حاجی امداد اللہ صاحب سے ہم کو مکہ معظمہ میں ملے اُس پر گنگوہی صاحب

باقی صفحہ ۲۴ پر ملاحظہ ہو

مجلس مولد شریف خرافات[۱۸۰]
سوانگ کنہیا جنم کا ہے
فاتحہ میں قرآں کی تلاوت[۱۸۱]
قرآں و بیدقاری پنڈت

ایسی خرافت لاتے یہ ہیں
پنڈت جی چونکاتے یہ ہیں
وید پڑھ منتر سناتے یہ ہیں
یہ تشبیہ جماتے یہ ہیں

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲ کہ اُس سے زیادہ تو زیادہ اُس کے برابر اور وں میں نہیں دیکھو تکمیل ۵۰) ثانیاً شیطان کے علم غیب پر تو ایمان اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننا کفر وشرک فتاوی گنگوہی حصہ ۲ صفحہ ۱۰ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپکو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ حصہ ۳ صفحہ ۱۲۴ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد قطعاً مشرک کافر ہے ۱۸۴؎ عبارت سابقہ دیکھیے اُس میں وسعت علم کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ماننا ایسا شرک کہا جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں اور شرک یہی کہ اللہ تعالیٰ کی خاص صفت دوسرے کیلیے ثابت کرنا جس سے وہ شریک خدا ہو جائے تو معلوم ہوا کہ یہ وسعت علم ایسی ہی خاص صفت الٰہیہ ہے کہ دوسرے کے لیے ماننا اُسے شریک خدا جاننا ہے اور اُسی مونہہ میں اُس وسعت علم کو ابلیس لعین کے لیے ماننا اور اُسے نصوص قطعیہ سے ثابت جاننا تو نہایت واضح طور پر صاف صاف کہدیا کہ ابلیس ان کے نزدیک اللہ کا شریک ہے اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوگا۔ اس کا بھی پورا بیان اور وہابیہ کا دفع ہذیان رسالہ الموت الاحمر میں دیکھیے۔ ۱۸۵؎ ابھی گزرا کہ یہاں گنگوہی صاحب نے حضرت جی نے شیطان کے لیے علم غیب ثابت مان رہے ہیں اور انبیاء کے فتاوی حصہ ۲ صفحہ ۱۰ میں ہے اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے تو گیا اپنے مونہہ سے صریح مشرک بنتے نہیں بلکہ ان کے نزدیک شیطان ہی انکا حق تعالیٰ ہے تو غیر کے لیے اثبات نہ ہوا غیر تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ان کے لیے ثابت ماننا شرک ہے جس میں کوئی ایمان کا حصہ ہے ۱۸۶؎ تاشلہ گنگوہی صاحب کا فتویٰ دو شخص کذب باری میں گفتگو کرتے تھے تیسرے نے کہا میں وقوع کذب باری کا قائل ہوں آیا یہ قائل مسلمان ہے یا کافر یا فاسق ہے

معاذ اللہ سانگ آپکی ولادت کا ٹھہرا اور جو تحریک تیجہ حرام و فسق ہے بلکہ یہ لوگ اُس قوم سے بڑھکر ہوئے وہ تو تاریخ معین کرتے ہیں ان کے
یہاں کوئی قید نہیں جب چاہیں یہ خرافات فرضی بناتے ہیں مسلمانو کیا تم بھی اپنے نبی کی میلاد مبارک کو جنم کنہیا سمجھے ہوائمہ دین کو کہ اس مجلس اقدس
کے حامل رہے ہندوؤں سے بڑھکر خرافاتی جانتے ہو
اس خباثت کی پوری خبرگیری الجزء۱۰ المہیا الغلۃ کنہیا ۱۳
میں دیکھیے ۱۸۸ براہین قاطعہ گنگوہی فاتحہ کی نسبت صفحہ ۹
تشبیہ ہنود کا بھی اس میں مقرر ہے کیونکہ تمام ہنود میں رسم ہے
اور انکا یہ شعار ہے کہ طعام پر بید پڑھواتے ہیں تحفۃ الہنود
میں ہے کہ ہر سال جس تاریخ کوئی مرا اسی تاریخ ثواب پہنچاتے
ہیں اور اُس کو ضرور جانتے ہیں اور پنڈت اُس کھانے پر
بید پڑھتا ہے انتہی پس اگر اس کو رسم ہنود کہیں بہت
بجا اور حق ہے اللہ اللہ قرآن عظیم کی تلاوت و بید
پڑھنے سے مشابہ ٹھہری مدد دۂ وحی کو پرستا اور تیرہ
کے مشابہ کہہ دیا اور دیوبند کا مدرسہ کیوں نہیں کہہ دیا جاتا
بالکل پاٹ شالہ کے مشابہ ہے سب کام وہی ہیں یہ فرق کہ
یہاں قرآن پڑھتے ہیں وہاں وید فاتحہ ہیں کب کام آیا
جو تمھارے مدرسہ میں کام دیگا (باقی تفصیل اور تقاریر وہ
کو تکمیل ۶۴)

۱۸۹ گنگوہی صاحب کا دھرم تو یہ ہے جو اُن کے
اول
فتاویٰ حصہ اول صفحہ ۹۳ میں ہے صاحب قبر سے کہے
تم میرا کام کر دو یہ شرک ہے خواہ قبر کے پاس کہے خواہ
دور ایضاً صفحہ ۱۳۰ یہ حرام اور شرک بالاتفاق ہے
حصہ ۳ صفحہ ۱۹ وہ استعانت جو کفر ہے وہ یہ ہے کہ
تم میرا کام کر دو اور جب اسی استعانت سے سوال ہوا
حصہ ۳ صفحہ ۵ پڑھنا اُن اشعار کا جن میں استعانت
بغیر اللہ ہے مثلاً یہ شعر سہ یا رسول اللہ انظر حالنا
خذ بیدی سہل لنا اشکالنا۔ اشعار شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی و قاسم بھی آئماد یہ ہیں یہاں جو ہیوں کا
قدم تھا اُس حرام و کفر و شرک بالاتفاق کو دیکھیے کیسا
خالص حلال ہوا جاتا ہے جواب میں لکھتے ہیں نہ ایسے
اشعار کا پڑھنا منع نہ ملعون پر طعن ہو سکتا ہے یہ
ہے گھر کی شریعت کہ جب چاہا کفر حلال کیا

فکر بقدر ہمت ہے۔ کیا
ہندو دھرم سے بدتر بدعت
شرک و کفر اوروں کیلیے شر

ہندو دھرم دھراتے یہ ہیں
بدعت جس میں دکھاتے یہ ہیں
خیرامیوں کی مناتے یہ ہیں ۱۸۹ ف

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳) کا پھر نا دیکھیے براہین صفحہ ۵۵ و ۵۶ پر لفظ ناسعادتمندی کا ہے
فقہ میں ہے جس نے باپ کو قریب کہا عاق ہے پس استاد پیر کی نسبت ایسا کلام کس درجہ
میں شمار ہو گی اللہ اکبر حاجی صاحب کی نسبت ہم اُن سے کہنا یا باپ کو اپنا قریب
کہنا تو ناسعادتمندی اور عاق ہوتا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھائی کہنا
شیر مادر۔ دل میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر حاجی صاحب کے برابر بھی ہوتی تو
اُس کے بنانے کو حدیث نہ گھڑی جاتی (باقی تکمیل ۶۱) ۱۸۴ وہ وجود جوہری نے معبود نہ کفر بکا
کہیں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں گنگوہی صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم کو بیٹھ دیکر اسے یوں بنانے چاہتے ہیں فتاویٰ حصہ ۱ صفحہ ۱۳ مٹی میں ملنے کے دو معنے ہیں
ایک یہ کہ مٹی ہو کر مٹی زمین کے ساتھ خلط ہو جاوے دوسرے مٹی سے متصل ہونا یہاں مراد دوسرے
معنی ہیں چونکہ مردہ کو چاروں طرف سے مٹی احاطہ کر لیتی ہے اور پیچھے مردہ کے مٹی سے جسد
معدن ملاحق ہوتا ہے یہ مٹی میں ملنا اور مٹی سے ملنا کہلاتا ہے کچھ اعتراض نہیں اقول
مسلمانو دیکھو جھوٹ گڑھا اور دانستہ گڑھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی توہین درست کرنیکو گڑھا کہاں مٹی سے ملنا اور کہاں مٹی میں ملنا ہر اردو داں جانتا
ہے کہ مٹی میں ملنا اسی کو کہتے ہیں کہ اجزا خاک میں ایسے مل جائیں کہ جدا کرنا دشوار ہو (باقی تکمیل ۶۲)
۱۸۵ جاہلوں میں آنکھ کھلنے کے لیے ایک طریقہ ہے کہ سوتے وقت اپنا کان پکڑ کر
اپنا نام لیکر ہمزاد سے کہتے ہیں فلاں وقت میری آنکھ کھل جائے گنگوہی صاحب سے
اس کا سوال ہوا کہ یہ شیطان سے مدد مانگنی کیسی ہے اُس کا جواب دیتے ہیں حصہ ۲
صفحہ ۱۰۸ اگر ہمزاد سے اس طرح کہنا مفید ہوتا ہے تو شرعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں
اللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے استمداد شرک اور شیطان سے جائز
(باقی تکمیل ۶۳) ۱۸۶ و ۱۸۷ براہین قاطعہ گنگوہی صفحہ ۱۴۸ یہ ہر روز اعادہ ولادت
کا تو مثل ہنود کے سانگ کنہیا کی ولادت کا ہر سال کرتے ہیں

۱۹۰ اقول گنگوہی صاحب کا ذمہ محرم ہی ہے حصہ ۳ صفحہ ۱۳ موہم الفاظ کا پڑھنا معصیت ہے ایضاً اس کا بولنا بھی نا روا ہے صفحہ ۱۱ پڑھنا ان کا حرام ہے حصہ ۲ صفحہ ۴۳ عوام کو زہر قاتل دینا ہے حتیٰ کہ حصہ ۲ صفحہ ۳۴ و ۳۵ - ابہام گستاخی سے خالی نہیں پس اُنکا بکنا کفر اور یہاں سوال صفحہ ۱۵ کے جواب میں اپنوں کے نام دیکھکر کہا فی ذاتہ ابہام بھی ہے مگر بندہ اس کو معصیت بھی نہیں کہہ سکتا یہ ہے گھر کی شریعت کہ جب چاہا کفر اور جب چاہا معصیت بھی نہیں ع گھر کی ملت ہے جیسی چاہی گڑھ لی

۱۹۱ فتاوی گنگوہی حصہ ۲ صفحہ ۱۲ رحمۃ للعلمین صفت خاصہ رسول اللہ صلعم کی نہیں ہے انبیا علما بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں اگرچہ جناب رسول اللہ صلعم سب میں اعلیٰ ہیں لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو تاویل بولدیوے تو جائز ہے اقول مسلمانوں کے نزدیک رحمۃ للعلمین ہونا قطعاً خاص حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت ہے جسمیں اور انبیا بھی شریک نہیں یہاں اُسکی یہ بیقدری کہ دیوبندی کا ہر ملا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک ہے دیکھو تکمیل (۶۵)

۱۹۲ گنگوہی صاحب ابلیس کے علم وسیع پر ایمان لا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم ثابت کرنے کو براہین صفحہ ۵۱ یہ کہتے ہیں خبر واحد یہاں مفید نہیں صفحہ ۸۲ اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہے نہ ظنیات صحاح کا صفحہ ۸۷ آحاد صحاح بھی معتبر نہیں دیکھو کیسا صاف کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم میں صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیثیں بھی مردود و نامعتبر ہیں اقول اولاً مطلب یہ کہ حضور کی وسعت علم کوئی فضیلت ہی نہیں ورنہ باب فضائل میں تو باجماع ائمہ صحاح کی بھی حاجت نہیں اُن سے کم درجے کی حدیثیں بھی مقبول ہیں ثانیاً مانا کہ بخاری و مسلم مردود کر لیں اپنے دشمن قرآن عظیم کا کیا علاج سوچا جس میں آیات قاہرہ حضور کی وسعت علم کے نشان بلند فرما رہی ہیں دیکھو تکمیل (۶۶)

۱۹۳ و ۱۹۴ وہاں تک تو حضور کی وسعت علم کو بے ثبوت ہی ٹھہرا تھا آگے ترقی ہوئی براہین صفحہ ۵۱ اُسکے خلاف ثابت ہے خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اقول ائمہ حدیث امام ابن حجر عسقلانی و امام ابن حجر مکی نے تصریح فرمائی کہ یہ روایت محض بے اصل و بے سند ہے فضائل مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عداوت دیکھیے کہ حضور کے فضائل میں تو بخاری و مسلم کی صحیح حدیثیں بھی مردود اور فضیلت کی نفی کے لیے بے اصل بے سند روایت موجود طرفہ یہ کہ (باقی صفحہ ۲۶)

۱۹۰ اپنوں کا زہر حلال سب کو
شہد بتا کے چٹاتے یہ ہیں

۱۹۱ بس کہ رحمت عالم ہونا
ہر ملے کو دلاتے یہ ہیں

یعنی یہ بھی ہیں رحمت عالم
ملے جنہ دکھلاتے یہ ہیں

۱۹۲ فضل شہ میں بخاری و مسلم
سب مردود بتاتے یہ ہیں

۱۹۳ نقص کو ایک بے اصل روایت
اپنی برہان لاتے یہ ہیں

۱۹۴ راوی کو اُس کا راوی گائیں
کیا بے پر کی اُڑاتے یہ ہیں

فضل شہ کی عداوت دیکھی
کیا کیا ہاتھ چباتے یہ ہیں

یوم یعض الظالم کا رنگ
دنیا ہی سے دکھاتے یہ ہیں

انجان ان پڑھ کے چھلنے کو
کیا کیا جال بچھاتے یہ ہیں

۱۹۵ تقویت الایمان کا پڑھنا
عین اسلام بتاتے یہ ہیں

یوں قرآن سے اُسکو بڑھا کر
جبتک کفر منجھاتے یہ ہیں

عبد عزیز تک ایمان کب تھا
اسلام آج پھیلاتے یہ ہیں

۱۹۶ نیت اجر کا اہل ہے کافر
کفر کو کیا چمکاتے یہ ہیں

ہندو کو کیا اہل سمجھے
اپنی دال گلاتے یہ ہیں

۱۹۷ یہ ہیں مفید نبی کو جب سمجھے
اُس پہ شرک اُدھاتے یہ ہیں

۱۹۸ رب کی دہائی لغو سمجھکر
جبراً شرک مناتے یہ ہیں

۱۹۹ وقت پڑے پر جائز کہکر
جادو کرتے کراتے یہ ہیں

۹۴ جو پڑھے کافر جو عمل نہ کرے کافر کہ اُس نے عینِ اسلام کو چھوڑا تاسئا گنگوہی صاحب اگر پیدا ہوتے ہی تقویت الایمان ساتھ لائے پڑھتے آئے ہوں کہ پہلے دنوں میں کافر نہ ٹھہریں تو جب تک تقویت الایمان تصنیف ہی نہ ہوئی تھی صحابہ سے شاہ عبدالعزیز صاحب تک کسی کو اسلام نصیب نہ ہوا کہ عینِ اسلام سے محروم تھے تاسئا اُس کی تصنیف سے پہلے

تک تو مصنف کافر کہ عین شے سے پہلے وجود شے محال ہے (ازالۃ الوہم کو تکمیل ۶۸) ۱۹۶ فتاوی گنگوہی ص۱۰ حصہ ۲ ہندو کا

دیا ہوا چندہ مسجد میں صرف کرنا درست ہے جبکہ وہ بہ نیت ثواب دیتا ہو **اقول** بحمد اللہ کافر اور نیتِ ثواب یہ تو صریح افترا اور کفر کی تعظیم ہے ہر مبتدی جس نے شرح وقایہ باب التیمم تک ہی پڑھا جانتا ہے کہ کافر اہلِ نیت نہیں (اور اس سے بڑھ کر تکمیل ۶۹) ۱۹۷ امام اجل کمال الدین دمیری نے بروایت امام ابن السنی شاگرد امام نسائی امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم سے حدیث ذکر کی کہ جب تو ایسے جنگل میں ہو جہاں شیر کا خوف ہو تو یوں کہہ اَعُوْذُ بِدَانیَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَبِالْجُبِّ مِنْ شَرِّ الْاَسَدِ میں حضرت دانیال علیہ الصلاۃ والسلام اور اُنکے کوئیں کی پناہ لیتا ہوں شیر کے شر سے اس پر سائل نے پوچھا کہ غیر خدا کی دوہائی کیسی گنگوہی صاحب اس کا جواب دیتے ہیں حصہ ۱ صفحہ ۱ حق تعالی نے اس کلام میں تاثیر رکھدی ہے نہ حضرت دانیال وہاں ہوتے ہیں نہ اُن کو کچھ علم ہے اگر خود دانیال کو مفید عقیدہ کرے بدون تاویل تو شرک ہیں یہ عبارت اگرچہ موہم شرک ہو مگر بوجہ ضرورت ارتکاب مکروہ کے اباحت ہو جیسا تو یہ اضطرار میں درست ہو جاتا ہے **اقول** اولاً کیسا صاف کہا کہ نبی کو مفید سمجھنا شرک ہے تاسئا نبی کے لیے تو وہ حکم غائبانہ واسطے یہ ہی حصہ ۳ صفحہ ۵۹ مولوی قاسم صاحب کو میرے بیان سے نفع ہوا ہے اور اُن سے اوروں کو نفع پہنچتا ہے (باقی تکمیل ۷۰) ۱۹۸ **اقول** ثالثاً اللہ عزوجل کی دوہائی اگر آپکے نزدیک کام دیتی تو اس شرک کی ضرورت نہ پڑتی معلوم ہوا کہ آپ کے یہاں اللہ کی دوہائی لغو ہے اُس سے بلا نہیں ٹلتی ناچار دانیال کی دوہائی دیجاتی ہے ۱۹۹ **اقول** رابعاً جب یہ شرک موہم شرک و مکروہ ہے تو حق تعالی اس میں اپنی پسند کی تاثیر نہ رکھیگا جس طرح ذکر آتی میں طلبا پے غضب کے ساتھ جس طرح اور جادو دُر ہیں۔ اُنھیں میں سے ایک یہ بھی ہوا اور اسے آپنے دفع بلا کو مباح کر دیا تو معلوم ہوا کہ آپ کے یہاں وقت پڑے پر جادو کرنا کرانا مباح ہوا ہے ۲۰۰ و ۲۰۱ گنگوہی صاحب کی لطائف رشیدیہ صفحہ ۲۲ شرک کے افراد مباح ٹھہرا دیا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حلف بغیر اللہ کو شرک فرمایا اور غیر اللہ آپکے کلام میں باقی مشرک ہوا [illegible]

۲۰۲ شرک مباح ہی بلکہ ہے سنت

۲۰۳ نے رب کے دیے علم جو ملنے

۲۰۳ نار سقر میں روشنی سوجھی

۲۰۴ دین والوں کے ملنے سے

اُنکے نبی کی اُستاذی کا

۲۰۵ اُف بیبا کی شاہ سے اپنی

اُنکی رسولی کی یہ رسائی

۲۰۶ ہولی و دوالی کا کھانا جائز

شربت و آب سبیل محرم

نام امام نے آگ لگا دی

۲۱۱ فعل رسول بتاتے یہ ہیں

کفر سے اُس کو بچاتے یہ ہیں

کیا اندھیر مچاتے یہ ہیں

اُردو شہ کو سکھاتے یہ ہیں

حق امت پہ جتاتے یہ ہیں

روٹی تک پکواتے یہ ہیں

حق رسوائی پاتے یہ ہیں

جے جے کرکے کھاتے یہ ہیں

صاف حرام کراتے یہ ہیں

نجد کی ہولی جلاتے یہ ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵) حضرت شیخ عبدالحق رحمہ اللہ تعالی نے اُسے روایت نہ کیا بلکہ رد کیا مدارج النبوۃ میں فرمایا یہاں ایک شبہ پیش کرتے ہیں کہ بعض روایات میں آیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا میں بندہ ہوں اس دیوار کے پیچھے کا حال مجھے نہیں معلوم اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات محض بے اصل ہے اور اسکی روایت صحیح نہیں گنگوہی صاحب کی یہ عیاری خیانت اور دین میں دھوکا دہی قابل ملاحظہ ہے (باقی تکمیل ۷۲) ۱۹۵ فتاوی گنگوہی حصہ ۱ صفحہ ۲۲ تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اُس کا رکھنا پڑھنا عمل کرنا عین اسلام ہے **اقول** اس غلوِ شدید کو دیکھیے اولاً بزعم خود اس ناپاک کتاب کو قرآن عظیم سے بھی بڑھا دیا جو بات عین اسلام ہو وہ نہ ہوئی تو اسلام نہ رہا کفر ہو گیا کہ عین کی نفی ضد کا ثبوت ہے قرآن کریم کا ماننا عین اسلام ہے جو نہ مانے کافر ہے مگر اس کا نہ رکھنا یا نہ پڑھنا یا عمل نہ کرنا کفر نہیں لیکن تقویت الایمان میں یہ سب کفر ہیں جو اُسے پاس نہ رکھے کافر

م بعد زمانہ نبوی صلعم کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا اقول یہاں اندر کے دل کی لاگ کھول دی خاتمیت زمانی ذاتی سب کی آخر بول دی۔ ظاہر ہے کہ جب بعد زمانہ اقدس کوئی نبی پیدا ہو تو حضور سب سے آخر نبی نہ ہونگے کہ حضور کے بعد اور نبی ہوا اور خاتمیت زمانی باقرار

منکر ختم کو پھر کافر بھی — دھوکے کو لکھ جاتے یہ ہیں
در کفر وہ دین ماندہ مذبذب — نے ایمان نہ ثباتے یہ ہیں
دھوکا کھل گیا[۲۱۴] چند ورق پر — پھر وہی پلٹا کھاتے یہ ہیں
شہ کے بعد نبوت تازہ — پاک خلل سے بتاتے یہ ہیں
آپ ہی کافر آپ ہی تکفیر — اپنی آپ ہی ڈھاتے یہ ہیں
جب تو[۲۱۵] برائے نام خود اپنا — اسلام آپ سناتے یہ ہیں
اول کافر آخر کافر — آہ پھر کفر پہ چھاتے یہ ہیں
دھوکا دینے دبا پھر اچھلا — کفر کو کتنا بھاتے یہ ہیں
آنکے کفر کا اٹھتا جوبن — ناحق اسکو چھپاتے یہ ہیں
سرکش اتنا اتنا ابھرے — جتنا جتنا دباتے یہ ہیں
اور[۲۱۶] خداؤں کا وہ خدا ہو — رتبہ اس میں بڑھاتے یہ ہیں

تحذیر نانوتوی صفحہ ۲ یہی تھی کہ آپ سب میں آخر نبی ہیں یہ تو بداہۃً گئی اور اس کے جاتے ہی وہ جو خاتمیت ذاتی گڑھی تھی وہ بھی فنا ہوئی خود تحذیر نانوتوی صفحہ ۹ میں ہے ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے ظاہر ہے کہ لازم کا انتفا ملزوم کا انتفا ہے تو ختم زمانی و ختم ذاتی سب ختم و فنا اور خاتمیت بجا یعنی خالی ہوا۔ یوں ثابت ہوا کہ خاتم النبیین سے مطلقاً کفر کیا اور مسلمانوں کو دھوکے دینے کو صفحہ ۱۱ پر لکھ دیا تھا کہ اس کا منکر بھی کافر ہوگا گیارہ ورق بعد خود ہی اس کا اس کا سب کا انکار کر دیا تو آپ ہی سوئے آپ ہی کافر ہوئے وذلک جزاء الظلمین (رباعی تکمیل ۶،۷) ۲۱۵ تحذیر نانوتوی صفحہ ۲۶ اس گنہگار کا اسلام برائے نام ہے نیز اپنے قصیدے میں کہا ہے

کروڑوں جرم کے آگے یہ نام کا اسلام : کریگا یا نبی اللہ کیا مرے پہ بکار

قل یصداق یہ سچ کہی کہ نانوتوی صاحب کو اسلام سے علاقہ نہیں صرف نام کے مسلمان ہیں یہ اقرار کفر ہے اور اقرار کفر کفر ہے فتاوی عالمگیریہ میں ہے مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بہذا ۲۱۶ تحذیر الناس صفحہ ۳ میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سوا جو خاتم النبیین اور زمانے پر جاہلوں کو یوں بہکایا کہ اس میں حضور کی قدر بڑھتی ہے اگلے خاتم النبیین ہوتے تو نرے بادشاہ ہوتے اور یہ خاتم النبیین اور بھی ہوئے اور حضور اُن پر بھی حاکم تو بادشاہوں پر حاکم صفحہ ۳ پر بتایا اس میں رسول اللہ صلعم کی قدر ساتگنی اقول اور مسلمانوں کو دھوکا دیا اور بہت پوچ دیا سب میں اعلی کمال یہی ہے کہ بے شرکت غیرے ہو یہ دوسرا درجہ ہے کہ اور بھی شریک ہیں اور یہ زیادہ تو بے شک نانوتوی حضور کی تنقیص قدر میں کوشاں ہے نہ کہ سات گنی بڑھانے میں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷) خلاصہ یہ کہ خاتم النبیین کے معنے سب میں پچھلے نبی ہونے کو نانوتوی صاحب فرماتے ہیں جاہلوں کا خیال ہے اہل فہم کا نہیں انھیں فضیلت میں کچھ دخل نہیں ایسے دیسیوں کے [illegible] یہ معنی ہوں تو اللہ فضول گو ہو قرآن بے ربط ہو لیکن ہر مسلمان جانتا ہے کہ خاتم النبیین کے یہی معنی ہیں یہی صحابہ و تمام امت نے سمجھے یہی خود حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے متواتر حدیثوں میں بتائے تو قطعاً یہی مراد آیت ہے تو نانوتوی صاحب کے نزدیک تمام امت و صحابہ اور خود نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم معاذ اللہ جاہل و نافہم ہوئے اور اللہ فضول گو اور قرآن بے ربط یہ کفر در کفر صدہا کفر ہے اندر ہے تفصیل کو تکمیل ۵،) ۲۱۴ تحذیر نانوتوی صفحہ ۳۲ بلکہ اگر بالفرض

نانوتوی یہ بھی بت پرست کہیں گے کہ تم تو اکیلا خدا مانتے ہو اور وہ چھپن کرور خداؤں کا خدا تو چھپن کرور درجے خدا کی قدر بڑھاتے ہیں نانوتوی صاحب نے بت پرستی پر رجسٹری کر دی (تفصیل کو تکمیل ۷،۷)

مشرک کو اثبات بتاں کی | یہ برہان پڑھاتے یہ ہیں
خلق سے[۲۱۷] اُسکا تناسب گا کر | اربعہ میں اُسے لاتے یہ ہیں
ہمکو غلام سے جوڑ ہے۔ وہ نسبت | حق کو ہم سے بتاتے یہ ہیں
یہ ذات طرفین درو سط ہے | یوں تثلیث مناتے یہ ہیں
اور رسل کی عرضی نبوت[۲۱۸] | ایک دن اُن سے چھنواتے یہ ہیں

تھانوی صاحب

شہ[۲۱۹] سا ہر کس و ناکس جانے | غیب۔ یہ عیب دکھاتے یہ ہیں
علم حضور میں بچے[۲۲۰] پگلے[۲۲۱] | کل[۲۲۲] چوپائے بھڑلاتے یہ ہیں
ان[۲۲۳] میں نبی میں فرق بتاؤ | کس لعنت کی گاتے یہ ہیں
اِن ھُم اِلّا کالانعام | بَل ھُم اَضَلّ کے بھرانے یہ ہیں
تنگ[۲۲۴] کر اس بدگالی کو اک | علمی بحث بناتے یہ ہیں
عیب کی لائے ریب کی گائے | غیب سے ویب کماتے یہ ہیں
اُسکو کافر لکھ گئے[۲۲۵] جس کو | بھینٹ ایماں چڑھاتے یہ ہیں
لیکن جبتک نام نہ جانا | جان[۲۲۶] کے جان چراتے یہ ہیں

۲۱۷ تحذیر نانوتوی صفحہ ۲۴ خدا تعالی اپنی اُن نسبتوں کو جو مخلوق کیساتھ حاصل ہیں اُن نسبتوں کے ساتھ تشبیہ دیتا ہے جو مخلوق کو مخلوق کے ساتھ ہوتی ہیں مثلا ضرب لکم مثلا من انفسکم هل لکم مما ملکت ایمانکم من شرکاء فیما رزقنکم فانتم فیہ سواء اقول آیت کا مطلب صاف یہ ٹھہرا دیا کہ خدا کو ہم سے وہ نسبت حاصل ہے جو ہمکو غلاموں سے ہے اللہ عزوجل پر افترا اور اُسکی توہین اور اُسے اربعہ متناسبہ میں لانا ہے جو مسلمان تو مسلمان کسی ذی عقل کافر سے بھی مسموع نہیں اللہ عزوجل

ہم اس سے پاک ہیں کہ اُس واحد احد فرد وتر متعالی کو مخلوق سے تناسب ہو اور وہ بھی ایسا جیسا مخلوق کو مخلوق سے تو اس اربعہ میں تین رہے ادھر خدا ادھر غلام بیچ میں ہم اور تینوں باہم متناسب ہیں یوں تثلیث منائی (باقی تکمیل ۷۸) ۲۱۸ تحذیر نانوتوی صفحہ ۲ حدیث کنت نبیا وآدم بین الماء والطین فرق قدم نبوت وحدوث نبوت اور دوام وعروض اس حدیث سے ظاہر ہے اقول یعنی اس حدیث سے ثابت ہے کہ حضور کی نبوت قدیم ہے اور انبیا کی حادث حضور کی نبوت دائم ہے اور دوں کی عارضی کہ کچھ دن رہکر فنا ہو جائیگی یہ حدیث پر افترا ہے اور کسی نبی کی نبوت کا زوال ماننا صریح ضلال ہے ۲۱۹ تا ۲۲۴ حفظ الایمان تھانوی صاحب صفحہ ۸ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے سے مخفی ہے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضروری ہے اور اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے اس کفر صریح قطعی واشد قاہر ہیں کے رد ہند سے حرم تک سر بسے عجم تک کتب و رسائل وفتاوی میں مشہور ہو چکے تھانوی صاحب اور ان کے اذناب ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے مگر وہ بین نہ ہٹنی تھی نہ ہٹی (رد تکمیل ۷۹ ضرور ملاحظہ ہو کہ ابھی ابھی تھانوی دیوبندی کے سب مکر کھلے جاتے ہیں) ۲۲۴ تھانوی صاحب نے بسط البنان میں کچھ حرکت مذبوحی کی جس کا رد باغ وقعات السنان اور المبین دونوں میں رجسٹری شدہ تھانوی صاحب کے پہنچ گیا جو اب تک لاجواب ہے اور بعونہ تعالی قیامت تک لاجواب رہے گا تھانوی صاحب جواب کو خود بھی جانتے تھے کہ یہ مذبوح کی پھڑک کتنی دیر کی لہذا اصغر یہ ہے اگر اس جواب سے بھی قطع نظر کیجائے تب بھی غایۃ مافی الباب ایک علمی سوال ہوگا جس کا اہل علم سے کچھ تعجب نہیں اہل علم کی سنت مستمرہ ہے اللہ اکبر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو وہ شدید اخبث گالی اور اُسکی بحث ایک علمی سوال جیسا اہل علم میں ہوا کرتا ہے (باقی تکمیل ۸۰) ۲۲۵ و ۲۲۶ اسمٰعیل دہلوی کی ایضاح الحق کے اقوال کفر وضلال مذکورہ نمبر ۹۱ تا ۹۵ کی نسبت گنگوہی صاحب سے سوال ہوا گنگوہی صاحب کو معلوم نہ تھا کہ یہ اقوال امام الطائفہ کے ہیں نادانستہ جو حکم معلوم تھا لگا بیٹھے کہ یہ کفر ہے اور تھانوی صاحب نے بھی اپنے من امام جدید کی تقلید سے اس امام قدیم وہابیت کے کفر کی تصریح کر دی محمود حسن دیوبندی صاحب وغیرہ نے بھی ملحد زندیق کی جڑ دی مراد آباد کے نثار ہی مسی والے اہلسنت سے خارج لکھ گئے ثناء اللہ امرتسری دین سے جاہل لکھ گئے یہ سب نادانستہ تھا اب اسمٰعیل کا نام لیکر تو یہ احکام لکھو او قیامت تک نہ لکھیں گے لکھنا درکنار وہ جسے کافر لکھ چکے اُسے ولیا ہی مانیں گے یہ ایمان کا حال ہے

(باقی صفحہ ۸۰ پر ملاحظہ ہو)

۴ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ متبع سنت ہے صلی تو للہ الانصاف خواب تو خواب بیداری میں بھی اشرف علی ہی کو نبی کہا اشرف علی ہی پر درود پڑھا اور دن بھر یہی خیال بندھا اور پھر زبان بہکنے کا عذر مسلم۔ ایسی بہک کبھی سنی ہے۔ تھانوی صاحب کو ایک دفعہ کہے او سگ بیدین جامے سے باہر ہو جائیں گے اور اگر وہ عذر کرے کہ میں تو جناب تھانوی صاحب کہتا تھا زبان نے میری نادانی اور بے اختیار سگ بیدین کہا کیا یہ عذر سن لیں گے حاشا اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور تھانوی کی نبوت دن بھر رٹی جہاں مقبول اور اس میں تسلی یہ صریح کفر و تحسین کفر ہے (قدرے تفصیل کو تکمیل ۸۳) کچھ اجمال یہیں سن لیجیے اولاً کبھی اسکی نظیر سنی ہے کہ مسلمان کلمہ پڑھنا چاہے اور نام اقدس کی جگہ زید عمرو کا نام لے؟ ثانیاً بفرض غلط اگر زبان بہکے تو ایک آدھ بار نہ گھنٹوں پہروں جامع الفصولین و فتاوے قاضی خان وغیرہا میں تصریح ہے کہ ایسا بیانہ محض مردود ہے ثالثاً ائمہ دین نے تصریح فرمائی کہ کفر میں زبان بہکنے کا عذر مسموع نہیں دیکھو شفا شریف امام قاضی عیاض رابعاً خدا لا انصاف اگر بیٹا دن بھر اپنے باپ کو مغلظ گالیاں دے کتا سور کہکر پکارتا رہے اور عذر یہ کہے کہ میں تو کہنا چاہتا تھا اے قبلہ گاہ ای جان پناہ مگر زبان میری کہنا نہ مانتی اور پلٹ کر یوں کہتی تھی کہ او سگ بیدین او خوک گمراہ کیا جہان بھر میں کوئی اس عذر کو سن لیگا خامساً آہ آہ یہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں تھیں جنپر اُسے تسلی دی گئی اگر انکی جگہ دن بھر اشرف علی کلب و خنزیر کہتا اور وہی زبان بہکنے کا عذر کرتا کیا تھانوی صاحب سن لیتے اور تحریر فرماتے کہ اس واقعہ میں تسلی ہے حاشا بلکہ جامے سے باہر ہوتے مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس پر دن بھر حملے ایسے سہل ہیں کہ کفر خالص کو تسلی بخش کہکر خود نیا کفر اوڑھا جاتا ہے
(زیادہ تفصیل کو تکمیل ۸۳)

۲۲۷ وہ بجہتم خود کفر اپنا — مانتے اور چھپاتے یہ ہیں
قول ہے کفر اور قائل کافر — لیکن نام بچاتے یہ ہیں
قائل ٹھنڈے جی سے کافر — نام لیے گرماتے یہ ہیں
۲۲۸ وار جہ ختم نبوت پر تھے — اب وہ بیج اگاتے یہ ہیں
یعنی اپنے نبی چھپنے کو! — تسکین بخش بناتے یہ ہیں
۲۲۹ اپنے نام پر استقلالاً — صل علی بھجواتے یہ ہیں
بہکی زبان اور دن بھر بہکی — اف اف کیا بہکاتے یہ ہیں
انکی ثنا تھی نبی کی ذم تھی — یوں یہ عذر سناتے یہ ہیں
انکو برا کہنا تو یہ حیلہ — سنیے یا جل جاتے یہ ہیں

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۹) اس فتوے کا ذکر برق المنار میں بھی شائع ہو چکا اور اس میں خاص رسالہ ہے دیوبندی مولویوں کا ایمان (اور اب نقل فتوی تکمیل ۸۰ میں) ۲۲۷ الحمد للہ خود تھانوی صاحب نے اپنی عبارت مذکورہ حفظ الایمان کا کفر ہونا ٹھنڈے جی سے قبول دیا بسط البنان صفحہ ۳ جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً کہے میں اسکو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی الحمد للہ جو علمائے حرمین شریفین نے فرمایا تھا کہ حفظ الایمان والا کافر مرتد ہے جناب تھانوی صاحب نے اس کو بھی بڑھکر قبولا۔ رہا عذر معمولی کہ ہا میں نے نہیں کہا اس کا فیصلہ کچھ دشوار نہیں حفظ الایمان چھپی ہے چھپی نہیں اب دیکھیے۔ مسلمانو فتح مبین پر نعرہ تکبیر بلند کرو اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد (تفصیل کو تکمیل ۸۲) ۲۲۸ و ۲۲۹ تھانوی صاحب کے رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۵ پر مرید کا ایک خواب ہے جس میں اس نے کلمہ میں اشرف علی رسول اللہ کہا پھر جاگ کر درود پڑھنی چاہی تو اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی پڑھا مرید کو دن بھر ایسا ہی خیال رہا اس پر تھانوی صاحب نے اسے جواب لکھا

شیخ جی مرزا کے ہوئے وارث ‏— شیخی جیسے دکھاتے یہ ہیں
جیسا مرزا سے پایا ‏— بلکہ اُسے شرماتے یہ ہیں
ماں کا ادب کافر بھی کریگا ‏— انکی سنو کیا گاتے یہ ہیں
واقعہ ڈھالیں ماں کا آنا ‏— زن کا ذہن لڑاتے یہ ہیں
جنپر لاکھوں مائیں تصدق ‏— تعبیر اُنکی بناتے یہ ہیں
کیوں ادب صدیقہ کریں کیا ‏— دین کا دینا دھراتے یہ ہیں
وہ تو مسلمانوں کی ماں ہیں ‏— کب اسلام رکھلاتے یہ ہیں
انکی جورو دادی ہے بدہے ‏— بدزن دادی پاتے یہ ہیں
گو کبر میں ستر ہی تھے جنپر ‏— قارون گنج بساتے یہ ہیں
یہ تو دو سو میں ہیں اب بس ‏— تحت ثری کو جاتے یہ ہیں

ذکر اصحاب و دعائے احباب

تیرے رضا پر تیری رضا ہو ‏— اُس سے غضب غراتے یہ ہیں
بلکہ رضا کے شاگردوں کا ‏— نام لیے گھبراتے یہ ہیں
عه حامِدٌ مِنّی اَنَا مِن حامد ‏— حمد سے ہمد کہاتے یہ ہیں
عه عبد سلام سلامت جس سے ‏— سخت آفات میں آتے یہ ہیں
میرے ظفر عه کو اپنی ظفر دے ‏— اُس سے شکستیں کھاتے یہ ہیں
عه میرا امجد مجد کا پکا ‏— اُس سے بہت کچھاتے یہ ہیں
میرے نعیم الدین عه کو نعمت ‏— اُس سے بلا میں سماتے یہ ہیں

عه رسالہ تھانویہ الاعلام ۱۳۳۵ ایک صاحب کو مکشوف ہوا کہ حضرت اشرف علی تھانوی کے گھر میں حضرت عائشہ آنیوالی ہیں انھوں نے مجھ سے کہا کہ میرا ذہن معًا اس طرف منتقل ہوا کہ کمسن عورت ہاتھ آئیگی) اس مناسبت سے کہ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔ اللہ اکبر کوئی جنگلی چمار بھی ماں کی تعبیر جورو سے نہ کریگا مگر تھانوی صاحب خوب سمجھتے ہیں کہ وہ تو مسلمانوں کی ماں ہیں۔ یہ مسلمان کب ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احوال کریمہ کو قصہ کہنا اور اپنا حال عین حال حبیب ذی الجلال بتانا کہ وہی یہاں قصہ ہے کیسی بے ادبی ہے (باقی تکمیل ۸۴)

مسلمانو یہ حضرات ہیں وہ جنکو عالم و عارف و امام ملت و حامی سنت و ماحی بدعت و حکیم امت و شہید فی سبیل اللہ وغیرہ وغیرہ کہا جاتا ہے اور کہاں ہیں اللہ و رسول کی ان گالیوں پر انا للہ و انا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے کہ اللہ و رسول کے دشمن کو دشمن جانیں اور اُنکے سایہ سے دور بھاگیں اے میرے رب توفیق خیر دے آمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا و آلہ و صحبہ اجمعین آمین والحمد للہ رب العلمین۔

عه حضرت اخی المعظم جناب مولنا مولوی محمد حامد رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری خلف اکبر و خلیفہ اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مدظلہ ۱۲ مصطفٰی رضا قادری غفرلہ۔ عه حضرت حامی السنن جناب مولنا مولوی محمد عبد السلام صاحب جبلپوری قادری برکاتی رضوی از اجل خلفائے اعلیحضرت مدظلہ ملقب از حضرت بلقب عبد الاسلام ۱۲

عه جناب حامی سنت مولنا مولوی ظفر الدین صاحب بہاری قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعلیحضرت مدظلہ مخاطب از حضرت بہ ولد الاعز ۱۲ عه جناب حامی سنت مولنا حکیم ابو العلا مولوی محمد امجد علی صاحب اعظمی قادری برکاتی رضوی مصنف بہار شریعت خلیفہ اعلیحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مدظلہ العالی و مدرس مدرسہ اہلسنت و جماعت و مہتمم مطبع اہلسنت و جماعت بریلی۔ عه جناب حامی سنت مولنا مولوی حافظ محمد نعیم الدین صاحب چشتی اشرفی و قادری برکاتی خلیفہ اعلیحضرت مدظلہ العالی ۱۲

عــہ حضرت بابرکت حامی سنت از اولاد امجاد حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جناب مولٰنا سید ابو المحمود احمد اشرف اشرفی جیلانی زینت کچھوچھہ شریف ابتدا و

احمد اشرف حمد و شرف لے — اُس سے ذلت پلتے یہ ہیں
مولٰنا دیدار علی کو — کب دیدار دکھاتے یہ ہیں
مجبور احمد مختار ان کو — کرتا ہے مرجاتے یہ ہیں
عبد علیم کے علم کو سنکر — جہل کی بہل بھگاتے یہ ہیں
ایک اک وعظ عبد الاحد پر — کتنے نبھتے بھیلاتے یہ ہیں
بخش رحیم پہ رحمت جس سے — آرے کے نیچے آتے یہ ہیں
جوہر منشی لعل پہ ہیرا — کھا مرنے کو منگاتے یہ ہیں
آل الرحمٰن برہان الحق — شرزفق پہ برق گراتے یہ ہیں
تازہ ضرب شفیع احمد سے — کہنہ بخار اٹھاتے یہ ہیں
دے حسنین وہ تقبیح ان کو — جس سے برے کھسیاتے یہ ہیں
نجدیہ میں ہلچل رہے ان کی — جیسے ہل ان پہ چلاتے یہ ہیں
کم کو فزوں افزوں کو فزوں تر — کر دے تراہی کھاتے یہ ہیں
رجعوں میں انکے قتل فزوں کر — تیرا ذکر بڑھاتے یہ ہیں
دل میں ہراس نہ لانے دینا — دل میں انی چبھاتے یہ ہیں
انپہ کرم رکھ سر پہ قدم رکھ — تیرے ہی کہلاتے یہ ہیں
تیرے گدا ہیں تجھپہ فدا ہیں — تیرا ہی کھانے گاتے یہ ہیں

صلے اللہ علیک وسلم
بارک شرف مجد کرم

تلمیذ اعلیٰحضرت مدظلہ ۱۲ عـــــہ جناب حامی سنت مولٰنا مولوی ابو محمد سید دیدار علی صاحب رضوی الوری مفتی آگرہ خلیفہ اعلیٰحضرت مدظلہ ۱۲ ســہ جناب حامی سنت مولٰنا مولوی احمد مختار صاحب صدیقی میرٹھی قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعلیٰحضرت مدظلہ ۱۲

للعــہ جناب حامی سنت فاضل نوجوان مولٰنا مولوی حاجی محمد عبد العلیم صاحب صدیقی میرٹھی قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعلیٰحضرت مدظلہ ۱۲ صــہ ملقب بہ سلطان الواعظین مولٰنا مولوی حاجی عبد الاحد صاحب قادری برکاتی رضوی خلف حضرت مولٰنا مولوی محمد وصی احمد صاحب محدث سورتی قدس سرہ خلیفہ اعلیٰحضرت مدظلہ ســہ جناب حامی سنت مولٰنا مولوی محمد رحیم بخش صاحب آروی قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعلیٰحضرت مدظلہ سعــہ حامی سنت ماحی بدعت مولٰنا منشی حاجی محمد لعل خان صاحب مدراسی نزیل کلکتہ قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعلیٰحضرت مدظلہ ۱۲ الســہ یہ فقیر غفرلہ القدیر محمد مصطفےٰ رضا قادری برکاتی نوری ولد اصغر و مشرف بہ خلافت اعلیٰحضرت مدظلہ و مہتمم دار الافتائے حضرت

لعــہ حامی سنت فاضل نوجوان مولٰنا مولوی محمد عبد الباقی برہان الحق جبلپوری قادری برکاتی رضوی خلف رشید حضرت مولٰنا عبد السلام خلیفہ اعلیٰحضرت مدظلہ ۱۲ عــہ مولٰنا مولوی محمد شفیع احمد صاحب بیسلپوری قادری برکاتی رضوی خلیفہ اعلیٰحضرت مدظلہ و امین الفتوی دار الافتائے حضرت ۱۲

عــہ اخی المکرم مولٰنا مولوی حسنین رضا خان صاحب بریلوی قادری برکاتی نوری تلمیذ و خلیفہ اعلیٰحضرت مدظلہ و خلف اوسط حضرت عم مکرم مولٰنا مولوی محمد حسن رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری قدس سرہٗ ۱۲

معذرت اسمائے احباب سلمہم اللہ تعالیٰ میں چھوٹے چھوٹے ناموں پر اقتصار ایک تو بوجہ نظم ہے ثانیاً تقاضائے محبت میں کچھ یوں ہی زیادہ پیارا معلوم ہوا ثالثاً یہ سرکار عرش مدار میں عرض ہے سرکاروں کے حضور غلاموں کے نام بڑھا کر نہیں لیے جاتے یہاں تک کہ حضرت سیدنا امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو مسائل بواسطہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائے جیسے جامع صغیر وغیرہ میں وہاں امام ابو یوسف کا نام لیا محمد عن یعقوب عن ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کنیت کہ تنظیم میں نام امام آگے ذکر کی نام احباب میں رعایت ترتیب میں یہ بھی مانع ہوا کہ اپنے عزیز قصائد میں اگرچہ نہیں سو شعر تک ہوں التزام ہے کہ قافیہ اصلا مکرر نہ آئے اور دو بیت وسعت کہاں اس قصیدہ میں ۱۳۲ قافیے تو اصلاً مکرر نہ ہوئے باقی بہ التزام ہے کہ کوئی قافیہ دو شعر سے پہلے مکرر نہ ہو اس کے لحاظ نے اشعار میں فصل لازم کیا اصل بات یہ ہے کہ جس سرکار کی یہ مدح اور اس کے دشمنوں پر تشنیع ہے اس میں یہ جزئیات ملحوظ احباب بھی ہو نگے اصل مقصود بحمدہ تعالیٰ اگر ہمارا وکا عین ایمان

[illegible]